ترجمان اسلام

ہفت روزہ

لاہور

نگرانِ اعلیٰ مفتی محمود

جس روز میں نے حلف اٹھایا اُس رات دیر تک آنسو بہاتا رہا

وزیر بلدیات محمد زمان خان اچکزئی

دھاندلیاں غبن اور شاہانہ ٹھاٹ باٹ کا منہ بولتا ثبوت

اس کے علاوہ :- تحریک پاکستان کون کیا تھا، معیشت اور کسب معاش کا اسلامی تصور، عالم اسلام کے مسائل وصل کا ساحل ملے مجھ کو مری قسمت کہاں، تلاشِ زندگی، ایڈیٹر کے نام خطوط، طلباء کی سرگرمیاں اور شہر شہر سے

۱۳ تا ۱۹ اکتوبر شمارہ ۴۱ قیمت ایک روپیہ

علامہ علیم ناصری

نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

منہاج محمدؐ کا ہے اللہ کا منہاج
ہے اس کا ایں سرِ سراپردۂ معراج

وہ شوکت وصولت ہے، محمدؐ کے سخن میں
شہباز کو بھی مات کریں طوطی و درّاج

آباد محمدؐ کے قدم سے ہو ابد تک
گو لاکھ کرے کفر کسی ملک کو تاراج

اوصاف رسولِؐ عربی کے میں کہوں کیا
ہر روپ مہا روپ ہے ہر کاج مہا کاج

اکرام ہی اکرام اُدھر آپؐ کی اولاد
احسان ہی احسان ادھر آپؐ کی ازواج

اس بارگہِ قدس میں سب اہل شرف ہیں
وہ کوئی بھکاری ہو کہ ہو کوئی مہاراج

آئینِ رسولؐ عربی وہ ہے کہ تا حشر
انسان رہے گا اسی آئین کا محتاج

طیبہ سے جو آتے ہیں تو کچھ مہر بلب سے
کیا جانئے کس سوز سے معمور ہیں حجاج

رومیؒ و غزالیؒ اسی گردوں کے ہیں انجم
ایوبیؒ و محمودؒ اسی بحر کی امواج

قائم ہے مسلماں میں اگر روحِ محمدؐ
پٹ جائیں گی ہر دور کے بوجہل کی افواج

میں بھی ہوں علیم اس کی قلمرو میں سخن سنج
کرتا ہوں اسے نعت کی صورت میں اداباج

غریب عوام کے استحصال کا نیا طریقہ:

پاکستان قومی اتحاد کے صدر اور جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ناظم عمومی مولانا مفتی محمود نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ پارٹی کے غریب کارکنوں کا استحصال کرنے کی بجائے بیگم نصرت بھٹو اور مس بے نظیر خود آگے آئیں اور اپنے آپ کو خودسوزی کے لئے پیش کریں۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی اپنے چھ سالہ دورِ اقتدار میں عوام کا استحصال کرتی رہی ہے اور اب پھر غریب عوام کے استحصال کا نیا طریقہ وضع کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تحریکیں اس صورت میں چلتی ہیں جب ان کے پیچھے کوئی حقیقی جذبہ کارفرما ہو محض جھکتے ہوئے سکے کسی تحریک میں رُوح نہیں پھونک سکتے۔ مولانا مفتی محمود نے قومی اتحاد کے کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ضلعی انتظامیہ سے بحالیٔ امن کے لئے تعاون کریں۔ انہوں نے کارکنوں کو خبردار بھی کیا کہ وہ قانون اپنے ہاتھ میں نہ لیں بلکہ ملک میں امن و امان بحال رکھنے کے لئے انتظامیہ کی مدد کریں۔

پیپلز پارٹی کی حالیہ تخریبی، غیر قانونی اور غیر اخلاقی سرگرمیوں کے پیش نظر پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ نے قومی اتحاد کے کارکنوں سے بحالیٔ امن کے سلسلہ میں جو اپیل کی ہے اسے ہر امن پسند اور محبِ وطن شہری پسندیدگی کی نظر سے دیکھ رہا ہے۔ مفتی صاحب کی درج بالا اپیل کو صحیح وقت پر صحیح قدم سے تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اب آگے قومی اتحاد کے کارکنوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس اپیل پر کس حد تک عمل پیرا ہو کر ملک اور قوم کو افراتفری، غنڈہ گردی، لاقانونیت اور تباہی و بربادی سے بچانے میں ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔

پیپلز پارٹی اس وقت "ہم نہیں کچھ بھی نہیں" کی پالیسی پر گامزن ہے۔ اس جماعت کے جاگیردار لیڈروں اور مفاد پرست کارکنوں کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ ان کی موجودہ تخریبی سرگرمیوں سے ملک اور قوم کا کس قدر نقصان ہوتا ہے اور بالآخر ان تخریبی سرگرمیوں کا انجام کیا ہے۔

پی۔ پی۔ پی کے لیڈر یوں تو دن رات عوام، عوام کی رٹ لگاتے رہتے ہیں اور "ملک و قوم کو بچاؤ" کا راگ الاپتے نہیں تھکتے مگر حالت یہ ہے کہ نہ صرف ملک و قوم کی قیمتی املاک کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں بلکہ اس غریب ملک کے غریب عوام کو ہی جھکتے ہوئے



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۴۱

جمعۃ المبارک ۱۳ اکتوبر ۹ ذی قعد ۹۸ھ

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور

مدیر
اکرام القادری

مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
سہ ماہی ۵۰-۱۱ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

سکوں کا پُر فریب اور جھوٹا لالچ دے کر نذر آتش کرنے کا گھناؤنا کھیل کھیلنا شروع کر دیا ہے۔ انتہا یہ کہ ایک غریب مسیحی اقتدار کے ان مجنوزوں کے جھانسے میں آکر اپنی قیمتی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھا، اور ایک دوسرا غریب کارکن موت وحیات کشمکش میں مبتلا ہے جن کو ان "غریب نوازوں" نے تیمار داری اور عیادت کے لائق بھی نہیں سمجھا۔

قومی اتحاد کے صدر نے درست کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کے رہنماؤں کو چاہیئے کہ وہ غریب کارکنوں کو نذر آتش کرنے کی بجائے خود اپنے آپ کو اپنے قائد پر نثار کریں اور اس سلسلے میں پہل بیگم نصرت بھٹو اور بے نظیر بھٹو کو کرنی چاہیئے۔ بقول مفتی صاحب واقعی ان لوگوں نے غریبوں کے استحصال کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے جس پر یہ اپنے چھ سالہ دور اقتدار میں عمل نہیں کر سکتے تھے۔

یعقوب پرویز اور عبدالرشید عاجز کو اپنے قائد پر نثار کرنے سے پہلے بیگم نصرت بھٹو کو اپنے قائد اور شوہر اور بے نظیر بھٹو کو اپنے قائد اور پدر پر نثار ہو جانا چاہیئے تھا۔ ماں۔ بیٹی کا زیادہ حق بنتا ہے کہ وہ اپنے رشتوں کا پاس کرتے ہوئے اپنے شوہر اور باپ پر فدا ہو جائیں۔ غریب کارکنوں کی بیویوں کے سہاگ لوٹنا، ان کے معصوم بچوں کو باپ کی لازوال شفقتوں سے محروم کرنا اور ان کے بوڑھے والدین کے سہارے چھین لینا آسان ہے مگر خود آگے بڑھ کر قربانی دینا مشکل ہے اور بہت مشکل۔

پیپلز پارٹی کے رہنماؤں نے قومی اتحاد کی ریس کرتے ہوئے تحریک چلانے کی ٹھانی تو ہے اور وہ اس کے لئے پاپڑ بھی بیلتے رہے ہیں اور بیل رہے ہیں مگر یہ بیل منڈھے چڑھتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ وجہ ظاہر ہے نہ وہ ولولہ، نہ وہ جذبہ، نہ وہ صداقت اور نہ ہی وہ پروگرام جس کے لئے ایک مسلمان اپنی جان کا نذرانہ پیش کرتا ہے۔ کہاں اپنے خالق حقیقی کی رضا کے لئے جان جان آفریں کے سپرد کرنا اور کہاں چند سکوں کے عوض اپنے آپ اور قوم کو دھوکا دینا

؎ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

اور پھر پاکستان قومی اتحاد کے رہنماؤں نے تو سب سے پہلے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا تھا۔ بعد میں کارکن بغیر کسی ترغیب کے اپنے قائدین پر نثار ہونا شروع ہو گئے وہ بھی اس لئے کہ ان کے قائدین اسلام کے نظام عدل اور جمہوریت کی بالادستی کے لئے لڑ رہے تھے۔ مفاد پرستی اور فریب دہی کا کوئی چکر ہی نہیں تھا۔

تحریک نظام مصطفےٰ کا ہر کارکن سرتاپا اخلاص بنا ہوا تھا اور ہر ایک کی خواہش یہ تھی کہ پہلے میں اپنے آپ کو قربان ہونے کے لئے پیش کروں تحریک کی ابتداء مرکزی رہنماؤں نے اپنے آپ کو بنفس نفیس پیش کر کے کی۔ اس کے بعد صوبائی سطح کے رہنماؤں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ بعد میں ضلعی اور شہری سطح کے کارکنوں کی باری آئی۔ دنیا دنوں کے یہ پجاری اس قسم کی قربانیوں کی کیا نظیر پیش کر سکتے ہیں اور کیا ریس کر سکتے ہیں۔

ہم وثوق اور اعتماد سے کہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی اپنی تمام تر ملکی اور غیر ملکی دھن دولت اور پشت پناہی اشیرباد کے باوجود اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ کوئی ملک گیر اور منظم تحریک چلا سکے۔ مفاد پرستوں کے اس ٹولے میں اتنا دم خم ہی نہیں ہے کہ وہ اکا دکا مظاہرے اور توڑ پھوڑ کے سوا کچھ کر سکے۔

اس کے باوجود پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں کو اپنے سربراہ کی اپیل پر عمل کرتے ہوئے تخریب کاروں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے اور قانون کی حدود میں رہتے ہوئے ضلعی انتظامیہ سے بھرپور تعاون کرنا چاہیئے ملک دوستی اور حب الوطنی کا اس وقت سب سے اہم تقاضا یہ ہے کہ ملک کے امن کو تباہ ہونے سے بچایا جائے اور اپنی ذمہ داریوں کو تندہی اور مستعدی سے پورا کرنے کی سرتوڑ کوشش کی جائے۔

اصغر خان صاحب کی سیاسی حکمت عملی

تحریک استقلال کے سربراہ جناب اصغر خاں صاحب نے ایک مرتبہ پھر کہا ہے کہ ملک کو درپیش مسائل کا واحد حل عام انتخابات کا فوری انعقاد ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ حکومت کی پالیسیوں کے باعث بیرونی ملکوں سے تعلقات متاثر ہوئے ہیں۔

جناب اصغر خاں صاحب بھی عجیب کینڈے کے انسان ہیں۔ ایک طرف تو وہ انتخابات کو مسائل کا واحد حل خیال کرتے ہیں۔ دوسری طرف ہر لمحہ موجودہ حکومت کی مخالفت ہی کو ملک کی سب سے بڑی خدمت سمجھ رہے ہیں۔ اگر اصغر خان واقعی انتخابات کو ہی تمام مسائل کا واحد حل سمجھتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ عام انتخابات کے لئے راہ ہموار کریں اور نیم دروں نیم بروں کی پالیسی کو خیرباد کہیں۔

جب موجودہ حکومت بھی بار بار یہ اعلان کر چکی ہے کہ عام انتخابات ہوں گے اور ضرور ہوں گے بلکہ اکتوبر ۱۹۷۹ء تک کا اعلان بھی کیا جا چکا ہے تو محاذ آرائی کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں سوچنا چاہیئے کہ موجودہ حالات میں محاذ آرائی کا فائدہ کسے پہنچے گی۔

انہیں چاہیئے کہ وہ کم از کم انتخابات کے انعقاد کے لئے ہی حکومت سے جائز تعاون کریں۔ پچھلے دنوں انہوں نے اپنے ایک بیان میں کہا بھی ہے



جس روز ہمیں نے وزارت کا حلف اٹھایا اُس رات میں دیر تک آنسو بہاتا رہا

اگر ہم اپنے وعدے پورے نہ کر سکے تو وزارتیں چھوڑ دیں گے

وزیر بلدیات و دیہی ترقی محمد زمان خان اچکزئی کا دورہ خانیوال

وفاقی وزیر بلدیات و دیہی ترقی الحاج محمد زماں خان اچکزئی لاہور ڈویژن کی کامیاب "عوامی رابطہ" کی مہم کے بعد یکم اکتوبر شام چار بجے ملتان تشریف لائے تو جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی راہنماؤں اور کارکنوں کی بھاری تعداد نے آپ کا استقبال کیا۔ ملتان میں سرکاری و عوامی تقریبات کے بعد دوسرے روز صبح سات بجے کبیروالا کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری نورالحق ایڈوکیٹ، سید خورشید عباس گردیزی، مولانا عبدالقادر قاسمی، شیخ محمد معقوب، مولانا عبدالرزاق ڈیرہ غازیخان و دیگر رفقاء تھے۔ اہل کبیروالا خوش قسمت ہیں کہ یہاں پر ملک کی مشہور اور دینی درسگاہ دارالعلوم عیدگاہ کا وجود مسعود واقع ہے۔ آج وزیر موصوف کی یہاں پر آمد تھی۔ قومی اتحاد کے کارکن عیدگاہ میں صبح ہی سے پہنچ چکے تھے۔ خان صاحب نے استقبال کرنے والے کارکنوں سے گھل مل کر باتیں کیں بعد ازاں مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔ آپ کے ساتھ مدرسہ کے مہتمم مولانا علی محمد و دیگر مدرسین تھے جو کہ آپ کو مدرسہ کی تاریخ و کارکردگی سے آگاہ کر رہے تھے۔ وزیر موصوف نے مدرسہ کی سابقہ کارکردگی دینی و ملی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور مشورہ دیا کہ فرمانے کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کے ساتھ اگر جدید تعلیم کا بھی بندوبست ہو جائے تو سونے پر سہاگہ۔ پھر آپ نے سب ساتھیوں کے ساتھ مدرسہ ہی میں چائے پی۔

اب تقریباً ساڑھے آٹھ بج چکے تھے۔ شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کبیروالا نے استقبالیہ کا پروگرام بنایا تھا۔ آپ اپنے رفقاء کے ساتھ جب شہر کے بازاروں میں کاروں کے مختصر کارواں کے ساتھ داخل ہوئے تو دکاندار و دیگر شہری سڑک کے دونوں کنارے موجود تھے تاکہ معزز مہمان کی ایک جھلک دیکھ سکیں۔ آپ نے ہاتھ ہلا کر سب لوگوں کے سلام کا جواب دیا۔ استقبالیہ میں قومی اتحاد کے کارکنوں نے بھاری تعداد میں شرکت فرمائی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی امیر مولانا عبدالکریم نعمانی نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اور معزز مہمان کا اس چھوٹے سے قصبہ میں تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا اور اپنے علاقہ کے مسائل کو بھی مختصر الفاظ میں گوش گزار کرایا۔ اس کے بعد وزیر موصوف کو دعوت سخن دی گئی۔ معزز مہمان نے شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ میں آج بھی اتحاد و یگانگت نظر آتی ہے اسی کی برکت سے آپ لوگوں نے ایک فاسق و فاجر آمر سے چھٹکارا حاصل کیا۔ پیپلز پارٹی کی حکومت کے بعد فوجی حکام نے اس ملک کا بیڑا اٹھایا اور اس ملک سے ظلم و تشدد کی سیاست کے خاتمہ اور اسلامی نظام کے نفاذ کا وعدہ کیا لیکن افسر شاہی کے غلط ہتھکنڈوں نے فوجی حکام کے راستہ میں بھی روڑے اٹکانے شروع کر دیئے۔ ان کا عوام سے رابطہ بالکل کٹ کر رہ گیا۔

اور ایسا لگتا تھا کہ عوام اور موجودہ حکومت میں کہیں غلط فہمیوں کی خلیج حائل نہ ہو جائے۔ ہمیں جنرل ضیاء صاحب نے حکومت میں شریک ہو کر مسائل کے حل میں مدد کے لئے پکارا۔ ہم چھ ماہ تک مذاکرات کر کے بااختیار ہو کر کام کرنے کے وعدہ پر شریک اقتدار ہو گئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ سے کئے گئے وعدوں کو بالکل نہیں بھولے بلکہ ہم تو شامل ہی اس لئے ہوئے ہیں کہ ان وعدوں کو عملی جامہ پہنایا جا سکے۔ انشاء اللہ قوم بہت جلد اسلامی نظام کے نفاذ کے سلسلہ میں خوشخبری سُنے گی۔ ہم اللہ کے دین کو اس ملک میں عملی طور پر نافذ کر کے دم لیں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے لئے آخری موقع ہے۔ اگر اس دفعہ بھی ہم اس ملک میں نظام شریعت نہ لا سکے تو پھر آنے والی نسل ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔

ہم عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے بھی دن رات کوشش کر رہے ہیں مہنگائی میں خاطر خواہ کمی اور غریب عوام کے روزمرہ مسائل کے لئے بہت جلد اقدام اٹھائے جا رہے ہیں اور ہم انشاء اللہ اس ملک میں ایسا ماحول پیدا کر دیں گے کہ عوام اپنے صحیح اور جائز نمائندے منتخب کر سکیں۔ تقریباً صبح کے نو بج چکے تھے۔ آپ نے وہاں پر ساتھیوں کے ساتھ چائے پی اور ان کو عملی جدوجہد کی تلقین کی۔

اب ہم خانیوال کی طرف رواں دواں تھے۔

یہ شہر ملتان لاہور قومی شاہراہ پر اہم منڈی ہے۔ ملتان سے لاہور کی طرف صرف ۳۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ جب ہم خانیوال سے تین میل ادھر پہنچے تو نوجوانوں کے موٹر سائیکل سوار دستے نے وزیر موصوف کی گاڑی کو اپنی حفاظت میں لے لیا۔ تقریباً ساڑھے نو بجے خانیوال پہنچے۔ پولیس کا حفاظتی دستہ بڑی مستعدی سے ٹریفک کلیئر کرا رہا تھا تاکہ وفاقی وزیر اپنے پروگرام میں بر وقت شرکت کر سکیں۔ آج وفاقی وزیر خانیوال کی مشہور دینی و اصلاحی درسگاہ مدرسہ اسلامیہ احسن المدارس کی دارالقرآن کی عمارت کے افتتاح کے لئے آئے تھے۔ اس مدرسہ کے مہتمم ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے ایڈیٹر جناب اکرام القادری ہیں جو کہ ایک وقت میں کئی محاذوں پر سرگرم عمل ہیں۔

جب الحاج زمان خان اچکزئی اپنے رفقاء کے ساتھ مدرسہ پہنچے تو اکرام القادری صاحب مقامی رہنماؤں و دیگر کارکنوں کے ساتھ استقبال کے لئے موجود تھے۔ آج کی تقریب کے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض خانیوال کی سیاسی و سماجی شخصیت صوفی محمد نذیر فرما رہے تھے اور صدارت حضرت مولانا محمد حسن مدظلہٗ خلیفہ مجاز شیخ التفسیر حضرت احمد علی لاہوری رحؒ نے فرمائی۔ سپاسنامہ مدرسہ کے مہتمم اکرام القادری نے پڑھا جس میں آپ نے معزز مہمان کی گرانقدر خدمات کا ذکر کیا اور خاص طور پر آپ کی صوبہ بلوچستان میں عوامی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔

بعد ازاں وزیر بلدیات کو اسٹیج پر آ کر عوام سے براہ راست اظہار خیال کی دعوت دی گئی۔ آپ نے فرمایا:۔

"میرے قابل احترام علماء، دوستو، طالب علمو! میں آپ لوگوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس دینی درسگاہ کے شعبہ دارالقرآن کے افتتاح کا اہل سمجھا۔ میں عالم دین تو نہیں لیکن ان کا ادنیٰ خادم ضرور ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج اس ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی آواز گونج رہی ہے اس میں سب سے بڑا ہاتھ ان مدارس عربیہ کا ہے کیسے معلوم نہیں کہ آزادی کی جد و جہد میں علماء نے سب سے بڑھ کر قربانیاں دیں اور ان کا تعلق بھی انہی مدارس سے تھا۔ لیکن افسوس آج ہمارا ان کی طرف رجحان کم ہو گیا ہے۔ آج علماء کو بھی وہ مقام نہیں دیا جا رہا جس کے وہ اہل ہیں۔ ہم انشاء اللہ علماء کو شایان شان مقام دلوا کر رہیں گے۔"

خان صاحب نے شہریوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ہم آپ کی مشکلات سے غافل نہیں ہیں.............۔ آپ یقین کریں کہ جس روز میں نے وزارت کا حلف اٹھایا اس رات میں دیر تک آنسو بہاتا رہا۔ میرے دل کی عجیب کیفیت تھی۔ ایسا کیوں تھا یہ سب اس لئے تھا کہ اب ہم پر پوری قوم کا بوجھ ڈال دیا گیا تھا۔ پہلے تو ہم صرف اہل خانہ کے نان و نفقہ کے ذمہ دار تھے اب تمام پاکستان کے شہریوں کے مسائل ہم پر آ پڑے ہیں جن کا خاطر خواہ حل کرنا ہے۔ آج معاشرہ اس مقام پر پہنچ چکا ہے کہ جس کی اصلاح کے لئے بہت زیادہ محنت کی ضرورت ہے۔ ہر طرف افراتفری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف اسلام سے دوری کی وجہ سے ہے اور ہم انشاء اللہ اس ملک میں اپنے وعدہ کے مطابق اسلامی نظام کا دور دورہ کریں گے تاکہ اس ملک پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں۔ تمام مسائل کے حل کے لئے ہم دن رات محنت کر رہے ہیں اور پھر اس ملک میں آزادانہ انتخاب کرا کے ملک کی باگ ڈور منتخب نمائندوں کے ہاتھ میں دینا ہے..... ہم اپنے اعمال کے احتساب کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔ غریب سے غریب شخص بھی میرا گریبان پکڑ کر مجھے غلط کام پر سرزنش کر سکتا ہے۔

ساڑھے دس بجے خانصاحب نے اپنی تقریر ختم کی اور مدرسہ کے ایک کمرہ میں تشریف لے گئے اور لوگوں سے ان کے مسائل سنے اور درخواستیں وصول کیں۔ آپ کے مستعد و فعال پرائیویٹ سیکرٹری اختر خان تمام درخواستیں پڑھ کر سائلین کو جائز مشورے بھی دے رہے تھے اور ان پر وزیر موصوف سے احکامات بھی صادر کروا رہے تھے۔

تقریباً گیارہ بجے تمام لوگ جمعیۃ علماء اسلام خانیوال کے سابق جنرل سیکرٹری جناب چوہدری محمد اصغر بردہا ایڈووکیٹ کی رہائش گاہ پر پہنچ گئے خانیوال کے افسران بھی وزیر موصوف کے ساتھ ساتھ تھے۔

اصغر صاحب نے تمام مہمانوں کی ٹھنڈے مشروب اور مٹھائی سے تواضع کی۔ بعد ازاں اصغر صاحب نے وزیر موصوف کو مقامی مسائل سے آگاہ کیا۔ تقریباً آدھ گھنٹے کے بعد میونسپل کمیٹی خانیوال پہنچے۔ یہاں خانصاحب نے شہریوں کی طرف سے دیئے استقبالیہ میں شرکت کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض صوفی نذیر احمد نے سرانجام دیئے۔ اور سپاسنامہ جمعیۃ علماء اسلام شہر خانیوال کے امیر مولانا محمد رمضان نے پڑھا۔ اس کے بعد خانیوال کی معزز شخصیت حکیم محمد عالم جاوید نے چند منٹ حالات حاضرہ پر اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر جب عالم صاحب نے بلدیہ کے ایڈمنسٹریٹر کے ناروا رویے پر احتجاج کیا تو سامعین میں سے تین چار شہریوں نے شور مچانے کی کوشش کی لیکن وزیر موصوف کی بر وقت مداخلت سے وہ ہڑبونگ نہ مچا سکے۔

تقریباً ساڑھے گیارہ بجے وزیر موصوف نے اسٹیج پر آ کر اظہار خیال کیا۔ آپ نے فرمایا کہ "میں آپ لوگوں سے صرف اس لئے ملنے آیا ہوں کہ آپ کے مسائل سے براہ راست واقف ہو سکوں۔ اس سلسلہ میں ہم کسی ایک جماعت کے وزیر کی حیثیت سے کام سرانجام نہیں دے رہے۔ ہم انشاء اللہ بغیر کسی مذہب و حمایت کی تمیز کے آپ کی خدمات سرانجام دیں گے۔

اگر ہم سے کوئی کوتاہی سرزد ہو تو پھر اس کے لئے ہم ہر وقت احتساب کے لئے تیار ہیں۔ اسی طرح سرکاری افسران کو بھی اپنا رویہ تبدیل کرنا ہوگا۔ وہ عوام کے حاکم نہیں خادم ہیں انہیں عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔"

آپ نے سپاسنامہ میں اٹھائی گئی مشکلات کی طرف توجہ فر[illegible] اور اس سلسلہ میں ایڈمنسٹریٹر

خانیوال جناب عزیز بھٹی کو ایک ماہ کے اندر اپنا رویہ درست کرنے کے لیے کہا۔ اس موقع پر سیکریٹری لوکل باڈیز پنجاب بھی موجود تھے۔ آپ نے کہا کہ میں اپنی سابقہ تقریروں میں بھی یہ کہہ چکا ہوں کہ ہم حکومت میں ایک خاص مقصد کے لئے شریک ہوئے ہیں۔ وہ مقصد ملک میں اسلامی نظام کا نفاذ، آزادانہ انتخاب اور عوامی مشکلات کا تدارک ہے۔ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے تو ان کرسیوں کو ٹھکرا کر آپ لوگوں میں دوبارہ واپس آجائیں گے۔ ہمیں کرسیوں سے محبت نہیں ہم تو اسے ایک ذمہ داری تصور کرتے ہیں۔ یہ پھولوں کی سیج نہیں کانٹوں کا ہار ہے۔ ہم اپنے افعال و کردار میں سابقہ نام نہاد عوامی خیر خواہوں سے واضح فرق دکھائیں گے۔

تقریباً بارہ بجے دوپہر آپ نے ایک علیحدہ کمرہ میں اخبار نویسوں سے گفتگو کی اور انہیں خانیوال بلدیہ کے لیے حکومت کی طرف سے دس لاکھ روپے گرانٹ کی خوشخبری سنائی۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ ایک مذہبی رہنما نے ایک ماہ گزرنے کے بعد بھی جنرل ضیاء صاحب کے کہنے کے باوجود ایک ماہ میں اسلامی پروگرام کے سلسلہ میں پیپر ورک پیش نہیں کیا۔

اس کے بعد تحریک نظام مصطفیٰ خانیوال کے پہلے شہید جناب ظفر اقبال کی رہائش گاہ پر ان کے والدین کے پاس گئے۔ اب آپ کا پروگرام کچی کالونیوں کا دورہ تھا۔ چار مختلف مقامات پر لوگوں سے خطاب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کے دفاتر کا افتتاح کیا۔ کچے مکانوں کے مکین اپنے رہائش گاہوں سے باہر نکل آئے تھے۔ ان کے لئے عجیب بات تھی کہ کوئی مرکزی وزیر ان کے پاس ان کی شکایات سننے آئے۔ اس بات سے وہ کافی مسرور تھے۔ چھوٹے۔ بڑے، بچے۔ بوڑھے۔ عورتیں تمام وزیر موصوف کے لئے چشم براہ تھے۔ خان صاحب نے تمام لوگوں کو ہاتھ ہلا کر جواب دیا۔ بعض مقامات پر بڑے بوڑھوں سے معانقہ کیا اور ان سے دعائیں لیں۔ خستہ حال سڑکوں گرد آلود سفر سے خان صاحب ناراض نہیں خوش تھے کیونکہ غریبوں سے مل کر روحانی خوشی محسوس کر رہے تھے۔ واپسی پر مولانا محمد رمضان امیر شہر کی مسجد گئے اور ساتھ ہی ظفر اقبال ایڈووکیٹ کی رہائش سے ملحق دفتر کا افتتاح کیا۔

اب دوپہر کا ڈیڑھ بج چکا تھا۔ کھانے کا پروگرام جمعیۃ علماء اسلام تحصیل خانیوال کے نائب امیر راؤ محمد اسلم کے ہوٹل "المنظر" میں تھا۔ راؤ اسلم صاحب کی دعوت میں نظم و ضبط اس قدر تھا کہ تمام شرکاء نے تعریف کی۔ راؤ محمد اسلم جمعیۃ کے فعال و مستعد کارکن ہیں اپنی سادہ پرکشش شخصیت کی وجہ سے قلیل عرصہ میں اپنا ایک خاص مقام پیدا کر چکے ہیں۔ راؤ محمد اسلم صاحب کے بھاری مینجر سے زمان خان اچکزئی صاحب نے بڑی خوشدلی سے گفتگو فرمائی۔

اب اس قافلہ کی منزل جہانیاں منڈی تھی۔ تقریباً اڑھائی بجے وہاں پہنچے۔ نماز ظہر کے بعد اچکزئی صاحب نے میونسپل ہال جہانیاں میں عوام اور افسران سے خطاب فرمایا۔ صدارت جہانیاں جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا محمد یوسف نے فرمائی۔ بعد ازاں آپ نے حافظ محمد یوسف صاحب کی رہائش و دکان سے ملحق دفتر کا افتتاح کیا۔ اور تمام کارکنوں کے ساتھ مل کر چائے پی۔ تین بج کر پانچ منٹ ہو چکے تھے اور اب وزیر موصوف ملتان کی طرف روانہ ہوئے۔

لوگوں کی درخواستوں کی کثیر تعداد پرائیویٹ سیکریٹری تک پہنچ چکی تھی۔ پی۔ ایس اختر خان صاحب ان کو بغور پڑھ کر خان صاحب سے احکامات لکھوا رہے تھے اور یہ سلسلہ دوران سفر جاری رہا اور خان صاحب نے کہا کہ آپ تو مجھے پنجاب کے دیہاتوں کا معائنہ بھی نہیں کرنے دیتے۔

چار بجے ملتان پہنچے تو اچکزئی صاحب نے اس برگزیدہ ہستی کے مزار پر چلنے کو کہا جس نے انگریز کے ایوانوں پر لرزہ طاری کر دیا تھا اور جسے دنیا امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام سے جانتی ہے۔ جس نے آزادی کی جدوجہد میں اس جرأت و استقامت سے اپنا کردار سرانجام دیا ہے کہ آزادی کی تاریخ اس کے بغیر لکھی ہی نہیں جا سکے گی۔

شاہ صاحب کے مزار پر فاتحہ خوانی کے بعد ایرپورٹ پہنچے تو جہاز کی روانگی میں صرف چند منٹ باقی تھے۔ چند ہی لمحوں بعد وزیر موصوف لاہور کی طرف محو پرواز تھے اور ہم سوچ رہے تھے کہ موجودہ وزراء کس تندہی اور خلوص سے عوام کے مسائل سنتے ہیں اور کس محنت اور جانفشانی سے قلیل وقت میں طویل دورے کر پاتے ہیں۔ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کی خاص کرم نوازی ہے۔ میں انہی خیالوں میں محو تھا کہ اکرام القادری صاحب نے مجھے واپس چلنے کو کہا اور پھر ہم پاکستان جمہوری پارٹی خانیوال کے رہنما جناب راؤ شاکر علی کی معیت میں خانیوال کی طرف رواں دواں ہو گئے۔

بقیہ: اداریہ

کہ موجودہ حالات میں حکومت کی مخالفت ٹھیک نہیں لیکن اس کے باوجود جناب اصغر خان اپنی پرانی ہی روش پر گامزن ہیں۔ جمہوریت اگر انہیں حقیقتاً عزیز ہے تو انہیں جمہوریت کے لئے فضا ہموار کرنی چاہیئے۔ اگر وہ موجودہ حکومت سے تعاون کو اپنی سیاسی حکمت عملی کے خلاف سمجھتے ہیں تو اتنا تو ہونا چاہیئے تھا کہ وہ جمہوریت دشمنوں کی کھل کر مذمت کرتے۔ کھل کر مذمت کرنا تو درکنار جناب اصغر خان نے تو دبے لفظوں میں بھی پیپلز پارٹی کے تخریب کاروں اور قانون شکنوں کے خلاف کچھ نہیں کہا۔

پہلے تو شاید انہیں یہ امید ہو چلی تھی کہ پیپلز پارٹی کے کارکن ان کی گود میں آجائیں گے۔ اب تو یہ صورت حال بھی نہیں ہے اور ان تمام تر موہوم امیدوں کے باوجود پیپلز پارٹی کے کارکن ان کی طرف آنے کے لئے تیار نہیں۔ وہ خواہ کتنی ہی جُنبش دے دیں ان کی یہ خواہش پوری ہونے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

ہماری گذارش اصغر خان صاحب سے یہ ہے کہ وہ ملک و قوم کی خدمت کے جذبہ سے سرشار ہو کر آگے بڑھیں اور تخریب کاروں کی کھلے طور پر مذمت کرتے ہوئے موجودہ حکومت سے جائز تعاون کریں تاکہ جلد از جلد عام انتخابات ہوں اور بیرونی ملکوں سے تعلقات متاثر نہ ہوں۔

تلخ و شیریں

امجد علی شاکر
ایم۔ اے

وصل کا ساحل ملے مجھ کو مری قسمت کہاں؟

ہمارے محترم وفاقی وزیر بلدیات خان زمان خان جس طرح خود ہیں ویسے ہی بیانات دیتے ہیں یعنی جس طرح ان کی زندگی بالکل شریفانہ سادہ اور بے میل ہے ویسے ہی سیدھے سادے اور واضح بیانات دیتے ہیں۔ اب کوئی انہیں سیاست دان مانے تو کیسے؟ حالانکہ ہمارے محترم ریٹائرڈ سیاستدانوں نے اور خصوصاً اس سیاستدان نے جو آجکل جیل میں اپنے روز و شب کا حساب کر رہے ہیں، سیاست کو ایک خصوصی چلن بخشا تھا یعنی جب بھی کوئی سیاستدان بات کرے تو اس میں جھوٹ کی چٹنی ضرور شامل ہو تاکہ بات کچھ تو چٹپٹی ہو۔ جب بھی کوئی بات کرے تو ایسے انوکھے انداز میں کہ باغبان اور صیاد بیک وقت یکساں مقدار میں مسرت محسوس کریں۔ جب بھی کوئی وعدہ کرے تو ایسے کہ زندیقی نہ چھوڑ کر بھی جنت کا دعویدار بنا جا سکے مگر ایک ہیں ہمارے خان زمان خان صاحب کہ سیدھی سادھی بات میں دل کی کہانی کہہ دیتے ہیں حالانکہ اس سے پہلے ایسے نمونے بہت کم دیکھے تھے۔ وزراء ہمیشہ ہوا کے گھوڑے پر سوار رہتے تھے۔ ایک ہوا کا گھوڑا تو آپ سمجھتے ہی ہیں کہ ہوائی جہاز جو امراء و وزراء کی سواری کے کام آتا ہے۔ ہاں یاد آیا ہمارے بھٹو صاحب نے بھی ایک ہوائی جہاز بنوا رکھا تھا جس سے فرار ہوا جا سکے مگر ان کے اقتدار سے فرار کے لئے اس جہاز کی بجائے فوج کا ایک ہلکا پھلکا آپریشن ہی کافی ٹھہرا۔ بہر حال ایک ہوا کا گھوڑا تو آپ جانتے ہی ہیں دوسرا ہوا کا گھوڑا وہ ہوتا ہے جو بڑے آدمیوں کو اپنے اوپر چڑھائے رکھتا ہے اور انہیں عرش کے آس پاس رکھتا ہے تاکہ یہ زمین کی غلاظتوں سے مصئون و مامون رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وزراء کرام ایسے بیان دیا کرتے تھے کہ جن کا مفہوم ڈھونڈنے کے لئے ادبی کولمبس اور بلاغت کے واسکوڈے گاما بھی ناکافی ثابت ہوتے تھے۔ ان بیانات میں معانی کا ایک بتکدہ آباد تھا۔ ہر لفظ گنجینۂ معنی کا طلسم ہوتا تھا۔

گنجینۂ معنی کا طلسم اس کو سمجھئے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آیا

خانصاحب نے ایک بیان میں ارشاد فرمایا ہے کہ

بلوچستان میں گڑبڑ کی گئی
تو عوام کی طاقت سے مقابلہ
کیا جائے گا۔"

حالانکہ وزراء کرام عوام کو ذرا کم ہی لفٹ کرایا کرتے تھے۔ بھٹو صاحب اور ان کے وزراء بھی عوام کا لفظ ضرورت شعری کے لئے استعمال کیا کرتے تھے۔ وہ عوام کے لفظ سے قافیہ ردیف کی کمی تو ضرور پوری کیا کرتے تھے مگر انہیں اسقدر سر پر چڑھانے کی ضرورت محسوس نہ کیا کرتے تھے کہ ملک کے کسی حصہ میں گڑبڑ بھی عوام کے ذریعے ہی ختم کرتے ہوں ایسے کام تو مقتدران کرام فوج اور پولیس سے لیا کرتے تھے عوام تو صرف ووٹ دینے کے کام آتے تھے اور بعض اوقات انہیں ووٹ دینے کی بھی تکلیف نہیں دی جاتی تھی۔ اب ملک کا اتنا بڑا کام عوام کو سونپ دیا گیا تو ہماری پولیس کس کام آئے گی۔ ہمارے خوبصورت سرکاری اہلکار اور نازک اندام آفیسر کس مصرف میں صرف ہوں گے۔

اس بیان کا مقطع کچھ اور بھی خطرناک ہے وہ یہ کہ بلدیاتی اداروں کے ناظم افسر شاہی مزاج بدل کر عوامی مسائل حل کریں۔ اب اگر ہمارے نازک اندام اور نازک مزاج سرکاری افسر یہ کام کرنے لگیں تو ان کے دفاتر کی تو رونق ہی ختم ہو جائے گی۔ وہ عوام جو مسائل کی رسی سے افسران مجاز کے پاؤں سے بندھے ہوتے ہیں جن کی نہ عمر ختم ہوتی ہے نہ رسی کٹتی ہے بلکہ بعض اوقات افسر مجاز سے وصل کی نوبت بھی نہیں آتی۔ وہ اپنی تمام تر لذت طلب ختم کر بیٹھیں گے۔

وصل کا ساحل ملے مجھ کو مری قسمت کہاں
میں جدائی کے بھنور میں عمر بھر جلتا رہا

ہمارے افسران کرام تو کلرک بادشاہوں کے سہارے چلتے رہتے ہیں۔ وہ اگر ۱۰ کو ۱۰۰ بلکہ ہزار یا لاکھ بنا دیں تو کوئی بھی ان کی زلف ہائے گرہ گیر میں سے ایک عدد ننھا منھا یا طویل اور جمیل یا غیر جمیل بال بیکا نہ کر سکے گا۔ یہ کلرک بادشاہ اکثر خیالات کے گھوڑے دوڑاتے ہیں۔ پہلے اپنے افسران مجاز وزیران باتدبیر کی معیت میں اکثر ہوا کے گھوڑے پر سواری کیا کرتے تھے۔ وزیر صاحب تو پیدل ہو گئے ہیں۔ اب دیکھئے ان کے محکمے کے لوگ کب پیدل ہوتے ہیں۔ خان صاحب ہم آپ کی کامیابی کے منتظر ہیں کہ آپ کب اپنے محکمے کے اہلکاروں کو پیدل کرتے ہیں اگر آپ انہیں پیدل نہ کر سکے تو آپ کا پیدل ہونا بھی کچھ زیادہ مفید ثابت نہ ہو سکے گا۔

مضمون نگار حضرات

سے گذارش ہے کہ مضامین کاغذ کے ایک طرف اور خوشخط تحریر کریں۔

(ادارہ)

د۔ م۔ شاکر
شعبہ عربی۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور

عالمِ اسلام کے مسائل

کسی مرکز کے فقدان نے عالمِ اسلام کی طاقت کا شیرازہ منتشر کر دیا ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان ممالک اس کے باوجود کہ وہ تمام قسم کے وسائل کے حامل ہیں گوناگوں مسائل سے دوچار ہو گئے ہیں۔ ان مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان ممالک میں باوجود مسلم ہونے کے نظریاتی **یگانگت نہیں ہے**۔ اگرچہ سب ممالک کے عوام توحید کے اٹل نظریہ پر یقین رکھتے ہیں کہ توحید پر ان کا یقین مضمحل ہو گیا ہے۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ جو قوم نظریاتی اتحاد کھو دیتی ہے اس میں کوئی معجزہ نما کردار پیدا ہونا ناممکن ہوتا ہے۔ اس طرح وحدت کردار بھی ناممکن ہو گئی ہے۔ آج کا دور وہ ہے جب کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اصول کارفرما ہے تو اس صورت میں ہر ملک کا مضبوط ہونا اشد ضروری ہے۔ مضبوطی اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جبکہ وحدتِ فکر سے وحدت کردار و عمل موجود ہو۔ وحدتِ کردار ہی کو ایک قوم کا نام دیا جاتا ہے۔ گویا ان تمام باتوں کے فقدان کی صورت میں کوئی قوم معرضِ وجود میں آ ہی نہیں سکتی۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمانوں میں فکری اتحاد پیدا کیا جائے۔ یہ بات اسلامی تعلیمات کو دل سے قبول کرنے اور ان پر عمل پیرا ہونے سے میسر آ سکتی ہے۔

اقتصادی مسائل:

یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ مسلمان ممالک بیش و کم تمام ممالک وافر دولت کے مالک ہیں۔ جدید ترین اعداد و شمار کے مطابق یہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کی پچاس فی صد سے زیادہ دولت مسلمان ملکیت رکھتے ہیں۔ کویت۔ سعودی عرب۔ ایران وہ ممالک ہیں جو دنیا میں تیل پیدا کرنے والے چوٹی کے ممالک ہیں۔ کروڑوں روپے ہر سال کمائے جاتے ہیں یہ دولت برطانیہ۔ امریکہ اور سوئٹزرلینڈ کے بنکوں میں پڑی ہے اور اسی دولت سے وہ عربوں کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں۔ مسلمانوں کی سستی اور لاچاری کے مشترکہ عمل نے انہیں کسی کام کا نہیں چھوڑا تھا۔ وہ ان ممالک کے ہاتھوں بے بس تھے۔

اس کے برعکس افریقی ممالک جن کی تعداد ۲۴ ہے کوڑی کوڑی کے محتاج ہیں۔ یہی حال بنگلہ دیش کا ہے۔ ان کے ہاں بھی وہ چیز موجود ہے جس کی تمام دنیا محتاج ہے۔ وہ یورینیم دھات ہے جس سے ایٹمی اسلحہ تیار کیا جاتا ہے۔ معدنیات کا ۵۲ فی صد مسلم ممالک میں ہے۔ فاسفیٹ کا ۳۱ فی صد ہے۔ ٹن ۵۲ فی صد ربڑ کا مرکز انڈونیشیا ہے۔ بحرین۔ تنزانیہ۔ حبشہ۔ وسطی افریقہ اور گنی سے ہیرے جواہرات اور موتی کے علاوہ سونا نکلتا ہے لیکن ان ممالک کے پاس اس قدر سرمایہ نہیں کہ وہ ان دھاتوں کو نکال سکیں۔

اس طرح مسلمان ممالک میں یہ متضاد خصوصیت پیدا ہو گئی ہے کہ ایک ملک انتہائی امیر ہے اور دوسرا ملک بہت ہی پسماندہ اور غریب ہے۔

تکنیکی سہولتوں کا فقدان:

تکنیکی فقدان کو بھی اقتصادیات کے تحت ہی رکھا جا سکتا ہے کیونکہ مسلمانوں کی پسماندگی میں یہ بڑا محرک ہے۔ افریقی ممالک تو غریب ہیں لیکن خوشحال عرب ممالک کی دولت بھی کسی کام کی نہیں رہی۔ تیل کی پیداوار کو لیں۔ عرب ممالک مجبور ہیں کہ وہ امریکی۔ برطانوی اور فرانسیسی کمپنیوں کو اپنے تیل کے کنوؤں کے ٹھیکے دیں۔ اور مزید تیل کی تلاش کریں۔ یہ غیر ملکی کمپنیاں آج سے کچھ عرصہ قبل تک اپنے آپ کو عرب ریاستوں میں اقتدار کی حصہ دار تصور کیا کرتی تھیں۔ لیکن گذشتہ چند برس سے جب سے مسلمانوں کو کچھ ہوش آیا ہے انہوں نے ان کی اس بالادستی کو ختم کرنے میں کافی اقدامات کئے ہیں مثلاً لیبیا کی نئی حکومت نے برسراقتدار آتے ہی حسب طریقہ کو ۱۹۷۰ء کی وہ غیر ملکی تیل کمپنیاں ہی تھیں۔ اسی طرح سعودی حکومت نے بھی کچھ اقدامات کئے کئی کمپنیوں کو بے دخل کر کے ملک سے نکال دیا لیکن ابھی اس قسم کی کوئی توقع نہیں کی جا سکتی کہ مسلمان ممالک خود اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ اپنے ماہرین اور اپنی مشینری پیدا کریں تاکہ تیل کی وہ دولت جو یہ کمپنیاں اپنے معاوضہ کے طور پر کما رہی ہیں اس کو بچایا جا سکے۔

یاد رہے کہ تیل کی آمدنی ۵۰ فی صد حکومت لیتی ہے اور ۵۰ فی صد متعلقہ تیل کمپنی۔

یہی حال دیگر معاملات میں ہے۔ عرب ممالک بیرونی دنیا سے ڈاکٹر منگواتے ہیں۔ آج سے چند سال قبل تک کسی عرب ممالک کو اس بات کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوئی تھی کہ ہم نے کوئی ڈاکٹر بھی پیدا کرنا ہے۔ بحث کا مقصود یہ نکلتا ہے کہ مسلمان ممالک کی دولت کا وافر حصہ غیر ملکی کمائے جاتے ہیں۔ اگر یہی دولت ملک بجائے تو اسے پسماندہ مسلم ممالک کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

دفاعی مسئلہ:

یہ بات بڑی تکلیف دہ ہے کہ مسلمان ممالک تمام وسائل کے مالک ہونے کے باوجود دفاعی طور پر بے یقینی میں مبتلا ہیں۔ ۱۹۴۸ء میں فلسطینیوں کو فلسطین سے نکال کر یہودیوں کی اسرائیلی ریاست قائم کر دی گئی۔ عرب ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہے اور کچھ نہ کر سکے۔ محض قرار دادوں کا سہارا لے کر تسلیاں حاصل کی جاتی رہیں۔ ۱۹۴۷ء میں کشمیر پر ہندوستان نے غاصبانہ

قبضہ کر لیا تو اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ جوناگڑھ پر حملہ ہوا تو پاکستان خاموش رہا۔ ۱۹۶۷ء میں عربوں کے علاقوں پر قبضہ جمایا گیا تو عرب منہ دیکھتے رہ گئے۔

یہی وہ مسئلہ ہے جس نے سامراجوں کے باہمی جھگڑوں کو جنم دیا ہے۔ مسلمان ممالک امریکی اور روسی بلاک میں تقسیم ہو گئے ہیں۔ عجیب و غریب قسم کی غیر فطری تقسیم سے یہ ممالک اپنے مفادات حاصل کرتے ہیں۔ مثلاً مصر اور پاکستان اہم اسلامی ممالک ہیں۔ ان کے تعاون سے بہت مفید نتائج مرتب ہو سکتے ہیں۔ دونوں ملکوں میں اس کی خواہش بھی موجود ہے کہ وہ تعاون کریں۔ لیکن دونوں متضاد طاقتوں کے مرہون منت ہیں۔ مصر روس سے اسلحہ حاصل کرتا ہے تو پاکستان اور روس میں اچھے تعلقات نہیں اور اس نے پاکستان کے دو ٹکڑے کروائے۔ اس طرح مصر مجبور ہو جاتا ہے کہ چاہتے ہوئے بھی پاکستان سے دور رہے۔

اسی قسم کی ایک مثال یہ ہے کہ ۱۹۷۱ء کی پاک ہند جنگ میں روس نے مصر کو حکم دیا کہ وہ پاکستان کے خلاف ہندوستان کی مدد کرے۔ چنانچہ مصر نے بہت سا اسلحہ بھارت روانہ کیا۔ اس کا انکشاف چند ہفتے قبل ہوا ہے۔ یہ بات اتفاق کے تحت رونما نہیں ہوئی بلکہ روس کی عیاری ہے کہ وہ مسلمانوں کو دکھاتا ہے کہ دیکھو ہم نے تمہیں کس طرح بے بس کر رکھا ہے۔

ان مادی مسائل کے علاوہ کچھ نظریات سے متعلق مسائل بھی ہیں جنہوں نے مسلمان ممالک کی قیادت کے ذہنوں کو گھیر رکھا ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ یہ تمام مسائل ممالک اسلامیہ کی قیادت سے متعلق ہیں تاکہ عوام بھی ان سے دوچار رہیں۔ اس قسم کے مسائل میں اہم ترین مسائل مندرجہ ذیل ہیں۔

نیشنلزم:

یہ ایک پرانا مسئلہ ہے جس کا موجد یورپی استعمار ہے۔ اس کی ایجاد کا مقصد یہ تھا کہ عربوں کو ترکوں کی خلافت کے خلاف ابھارا جائے۔ اس کے موجدوں نے ایک طرف ترکوں کو کہا کہ تم کس قدر بلند مرتبہ ہو۔ تمہاری نسل بڑی عظیم تھی۔ تمہارے آباء بڑے بہادر تھے اور یہ کہ خلافت پر بس تمہارا ہی حق ہے۔ دوسری طرف عربوں کو کہا کہ اسلام تمہارے ملک سے اٹھا۔ تم نے ماریں کھائیں۔ اب ترک تم پر حکومت کرتے ہیں۔ چنانچہ یہ حربہ کامیاب رہا۔ ان دونوں قوتوں کے ٹکرانے سے خلافت پس گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مصطفیٰ کمال پاشا لادینی ترکی کا بانی بن گیا۔ اسی نیشنلزم نے عربوں کا شیرازہ منتشر کر دیا اور مغربی بھیڑیوں نے انہیں آپس میں بانٹ لیا۔ عرب میں نیشنلزم والوں نے نعرہ لگا دیا "العزة للعرب" برتری عرب کے لئے ہے اور اس کا فلسفہ یوں بیان کیا گیا کہ "ارادة الشعوب ارادة الله"۔ ترکی میں اس تحریک کو مصطفیٰ کمال اور ضیاء گوک الپ نے سنبھالا دیا۔

مصر اور سوڈان کے اتحاد کا پروگرام اس کی ناکامی۔ مصر اور شام کے اتحاد کا ختم ہونا وغیرہ ایسے شواہد ہیں کہ جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عرب نیشنلزم محض ایک سراب تھا۔ حقیقت میں یہ نعرہ عربوں کے لئے مہلک ثابت ہوا ہے اس سے عربوں کا داخلی اتحاد پارہ پارہ ہو گیا ہے۔ لبنان کی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے کسی ایک ملک کو دوسرے پر اعتماد نہیں رہا اس کے ساتھ ہی ان کے مشترکہ دشمن اسرائیل کو فائدہ ہو رہا ہے۔ اس کی واضح مثالیں گذشتہ دونوں عرب اسرائیل جنگیں (۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء) ہیں۔ اس کا حل صرف اسلام میں ہے۔ اگرچہ شاہ فیصل مرحوم نے اس کے اثرات کم کرنے کی کوشش کی لیکن یہ پودا اپنے مخفی برے اثرات دکھا رہا ہے اور عرب بدنصیبی کے بدترین ایام گزار رہے ہیں۔

لادینیت:

اس نظریہ کا درآمد کرنے والا مصطفیٰ کمال تھا یہ بڑے ستم کی بات ہے کہ اسلامی ممالک نے استعمار کے شکنجے سے نجات پانے کے لئے اسلام کا نعرہ لگایا لیکن آزاد ہونے کے بعد سب سے پہلے جس چیز سے بیزاری کا اظہار کیا گیا وہ اسلام ہی تھا۔ اس تحریک کے پس پردہ دشمن ہی کا ہاتھ ہے۔ اس تحریک نے مذہب اور سیاست کو دو الگ الگ چیزیں قرار دیا ہے اس سے بھی افسوسناک بات یہ ہے کہ خود مسلمانوں کا ایک طائفہ گروہ اسی نظریے کا قائل ہے۔ مصر کے "میثاق ملی" (آئین مصر ۱۹۶۲ء) میں یہ الفاظ درج ہیں:

"مصری انقلاب کا مقصود مصری سوسائٹی کو قومی، مادی، اشتراکی سوسائٹی بنانا ہے اور مصر کے ہر فرد کو ایک عرب سوشلسٹ انسان کے قالب میں ڈھالنا ہے۔۔۔ میثاق ملی میں زمانہ مصر کو انسانی تمدن کا اولین بانی بتایا گیا ہے۔

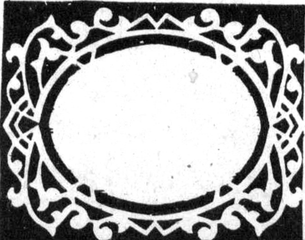
مسلم ممالک کے باہمی تنازعے:

ان تنازعات کا اصل محرک رہنمائی مسئلہ ہی ہے۔ ایک تازہ ترین جھگڑا صحرائے اسپین کے مسئلہ پر الجزائر اور مراکش کا ہے۔

اس صحرا پر جو تین سو برس تک اسپین قابض رہا ہے۔ اب طویل آمریت کے بعد اسپین کی جڑیں کھوکھلی ہوئیں۔ یہ وسیع و عریض متنازعہ صحرا ہے جس کی سرحدیں موریطانیہ، مراکش، الجزائر اور اسپین سے ملتی ہیں۔ عالمی عدالت نے صحرا پر موریطانیہ کا قبضہ تسلیم کر لیا۔ پھر اس پر ملکیت کے مسئلے پر موریطانیہ اور مراکش الجھ پڑے۔ ایک تیسرا گروہ وہاں کی حریت پسند تنظیم "پولی ساریو" نے دعویٰ کر دیا کہ یہ صحرا بذات خود ایک خود مختار ریاست ہو گی۔ اس تنظیم کو الجزائر کی حمایت حاصل ہے۔ اس کے پانچ ہزار گوریلا سپاہی ہیں اور ان کی قیادت ۲۸ سالہ لیڈر مصطفیٰ السید کر رہا ہے ادھر پچاس ہزار الجزائری فوج مراکشی سرحد پر پر جمع ہے۔

غیر ملکی استبداد:

کشمیر، قبرص، اری ٹیریا، فلسطین، فلپائن کے مسائل نے مسلمان ممالک کا ناک میں دم کر رکھا ہے۔





پروفیسر محمد افضل چوہدری
بورے والا

تحریک پاکستان — کون کیا تھا؟

آج کے دورِ پُرفتن میں جہاں اور فتنے محوِ فتنہ پردازی ہیں وہاں تاریخ کو مسخ کرنے کا فتنہ بھی اپنے جوبن پر ہے۔ تاریخی حقائق کو اس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے کہ پناہ بخدا۔

ناطقہ سربگریباں ہے اسے کیا کہیے

وہ لوگ جو انگریز کے پشتینی وفادار اور ان کے خوانِ نعمت کے ریزہ چین رہے آج بڑی ڈھٹائی سے اپنے آپ کو آزادی کا ہیرو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جس فرقہ کے بانی نے انگریز کو خوش کرنے اور مجاہدین حریت کی تحریک کو ختم کرنے کے لئے ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا اور اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام نامی کتاب لکھ کر انگریز کی وفاداری کا ثبوت دیا آج وہی لوگ اپنے آپ کو آزادی کا ہیرو اور اپنے فرقہ کے بانی کو دو قومی نظریہ کا بانی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ کہ مجاہدین آزادی کو انگریز کا ایجنٹ قرار دینے کی ناپاک جسارت کے مرتکب ہو رہے ہیں یہ تاریخ کے ساتھ انتہائی ناانصافی اور بدترین مذاق ہے۔

آزادیٔ ہند کی منزل جب قریب آئی اور تحریک پاکستان کا آغاز ہوا تو اس وقت بھی علمائے بریلی نے حسب معمول مسلم لیگ اور اس کے قائدین کرام کو نشانۂ ستم بنایا اور عوام الناس کو قائد اعظم اور ان کی جماعت کے خلاف برانگیختہ کرنے کی بھرپور کوششیں کیں اور ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ ان حضرات نے مصورِ پاکستان علامہ اقبال کو بھی اپنی مشق ناز کا نشانہ بنانے سے دریغ نہ کیا۔ فرقہ بریلی کے مشہور عالم مولانا نعیم الدین مرادآبادی کی تفسیر "تفسیر نعیمی" ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی۔ اس وقت غالباً مولانا خود بھی حیات تھے۔ آپ نے اس میں ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا ہے دیکھئے جلد سوم، صفحہ ۱۵۵۔ اگر ۱۹۴۶ء میں انگریز کا محکوم ہندوستان دارالاسلام تھا تو پھر تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کی کیا ضرورت تھی؟ اور بریلوی حضرات بتائیں کہ آپ کے اکابر نے کس تحریک پاکستان میں حصہ لیا جبکہ آپ کے نزدیک ۱۹۴۶ء والا ہندوستان دارالاسلام تھا؟

ان حقائق کے باوجود آج جب پاکستان کو معرض وجود میں آئے ہوئے تیس سال کا طویل عرصہ گذر چکا ہے یہ لوگ اپنے آپ کو پاکستان کے بانیوں میں شمار کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

؎ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

تحریک پاکستان میں بریلوی حضرات کے کردار کی وضاحت ان کے بزرگوں کی کتابوں اور فتاویٰ کے ذریعہ پیش کرنے کی کوشش کروں گا جس سے ان حضرات کے ڈھول کے پول کا اندازہ ہو جائیگا۔

؎ چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کار تریاقی

علامہ اقبال مرحوم جنہوں نے سب سے پہلے پاکستان کا تصور پیش کیا اور مسلمانانِ ہند کی فلاح ہندوستان کی تقسیم ہی میں محسوس کی ان کے بارہ میں بریلوی علماء کے فتوے ملاحظہ ہوں۔ "تجانب اہل السنۃ" ان کی مشہور کتاب ہے اس پر مولوی حشمت علی صاحب کی تقریظ بھی ہے جو کہ مولوی احمد رضا خاں بانی فرقہ بریلویہ کے شاگرد خاص بلکہ ان کے نفس ناطقہ ہیں اس کتاب کے صفحہ ۳۴۰ پر لکھا ہے:

"ڈاکٹر صاحب کی زبان پر شیطان بول رہا ہے۔"

اور ص ۳۴۱ پر رقم طراز ہیں

"مسلمان اہل سنت خود ہی انصاف کریں کہ ڈاکٹر صاحب کے مذہب کو سچے دین اسلام سے کیا تعلق ہے۔"

پھر ص ۳۴۵ پر مرقوم ہے:

اگر ان اعتقادات کے باوجود ڈاکٹر صاحب مسلمان ہیں تو انہوں نے کونسی اور اسلام گھڑ لیا ہے۔"

قارئین کرام! آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ جن لوگوں کے مصور پاکستان کے بارہ میں مندرجہ بالا خیالات ہیں ان سے تحریک پاکستان میں حصہ لینے کی توقع کیونکر کی جا سکتی ہے۔

اس کے بعد قائد اعظم کے بارہ میں ان حضرات کے خیالات کو ملاحظہ فرمائیے۔ "تجانب اہل السنۃ" کے ص ۱۲۲ پر لکھا ہے:

"بحکم شریعت مسٹر جناح اپنے عقائد کفریہ قطعیہ یقینیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ جو شخص اس کو مسلمان جانے یا اسے کافر نہ مانے یا اس کے مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف کرے

وہ بھی کافر و مرتد ہے ۔"

مولوی ابوالطاہر محمد طیب صاحب نے ایک رسالہ قہر القادر علی الکفار اللیاڈر نامی تحریر کیا جس میں آزادی ہند کے علمبردار تمام رہنماؤں کے ساتھ جناب قائدِ اعظم کے متعلق بھی گوہر افشانی فرمائی ہے ۔ اس کتاب کے صہ ۴ پر تحریر فرماتے ہیں ۔

"پھر انہیں دین فروشوں
میں سے چند دنیا پرستوں نے
ایک جماعت بنائی جس
کا نام مسلم لیگ بغلط مسمیٰ بہ مسلم لیگ
ہے اس کا قائد و لیڈر محمد علی جناح
ہے ۔"

اسی کتاب کے صہ ۱۲ پر رقمطراز ہیں :

"اس وقت مسٹر جناح کے کفر و
ارتداد کو واضح کرنے کے لئے ہم صرف
دو ہی آیاتِ کریمہ تلاوت کرتے
ہیں ۔ الخ ۔"

بریلوی حضرات کی ایک اور کتاب مسمیٰ بہ الجوابات السنیہ علی زہاء السوالاتِ اللیگیہ ہے ۔ اس کتاب میں اکابرینِ بریلی نے مسلم لیگ کے متعلق دس سوالات کے جوابات فرداً فرداً دیئے ہیں اور قائدِ اعظم اور ان کی جماعت مسلم لیگ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے حقیقت میں یہ پوری کتاب مطالعہ کے قابل ہے لیکن یہاں مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند حوالہ جات پیش کئے جاتے ہیں ان سے آپ اندازہ کر سکیں گے کہ ان لوگوں کا تحریک پاکستان اور بانیٔ پاکستان سے کس قسم کا تعلق رہا ہے ۔

مندرجہ بالا کتاب کے صہ ۳ پر مسلم لیگ کے اغراض و مقاصد کے متعلق سید اولادِ رسول محمد میاں صاحب جو کہ مولوی احمد رضا خاں کے خلفاء میں شمار ہوتے ہیں کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے ۔

"اور یہ سب اغراض و مقاصد
صریح محرمات شرعیہ پر مشتمل اور
حرام قطعی اور منجر باشد نکال و وبال
اور ان کے ہوتے ہوئے لیگ
کی شرکت و رکنیت سخت
ممنوع و حرام ہے ۔"

اسی کتاب میں سوال ۵ یہ ہے :

"لیگ کی شرکت میں کیا
عالم اور جاہل کے حق میں
کوئی فرق ہے ؟"

اس کے جواب میں سید آلِ مصطفےٰ صاحب کا جواب صہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں :

"جب تک لیگ میں مذکورہ بالا
قبائح اور محرمات دینیہ موجود ہیں
اس کی شرکت عوام اور علماء
دونوں کے لئے حرام ہے ۔"

پھر صہ ۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں :

"علماء کرام اہلسنت پر فرض
ہے کہ اس وقت وہ مسلم لیگ
کے رد کو اہم المہام سمجھیں کہ یہ تازہ
فتنہ اس وقت اسلام و مسلمین کے
لئے اشد طور پر نقصان دہ ہے ۔"

سوال ۹ کا مفہوم یہ ہے کہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر اگر کانگریس کو کمزور کرنا مقصود ہو تو کیا شرکت جائز ہے ؟ تو اس کے جواب میں سید اولادِ رسول محمد میاں صاحب صہ ۱۷ پر فرماتے ہیں :

"یہ امید باطل ہے اور صحیح بھی
ہو تو خود لیگ میں شرکت عوام
کی سب سے گراں مایہ متاعِ دین
ایمان کے لئے کانگریس سے
زیادہ قوی اور سریع الاثر سم
قاتل ہے ۔"

اسی سوال ۹ کے جواب میں سید آلِ رسول صہ ۲۳ پر رقمطراز ہیں :

"اب تک کیا ضرر پہنچا جو اب
پہنچے گا ، لیگ کے پاس ہے
ہی کیا جس سے وہ کانگریس
کو ضرر پہنچائے گی ۔"

قارئین گرامی ! اب آپ کو معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کے نزدیک مسلم لیگ میں شامل ہونا کانگریس میں شریک ہونے سے بھی زیادہ برا ہے ۔ مسلم لیگ کے بارہ میں مندرجہ بالا خیالات کے حامل ہوتے ہوئے بھی اگر یہ لوگ تحریک پاکستان کے چلانے والے ہیں تو

؎ تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو
آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اسی کتاب الجوابات السنیہ علی زہاء السوالات اللیگیہ کے صہ ۲۸ پر سید ابوالبرکات صاحب مسلم لیگ اور کانگریس کا تقابل اس طرح کرتے ہیں :

"کانگریس میں اگر کفار و مشرکین
متبدعین و مرتدین داخل ہیں
تو لیگ میں بھی متبدعین و مرتدین
منافقین اکثر شامل ہیں ۔"

حضرات گرامی ! آپ نے دیکھا کہ ان کے نزدیک کانگریس اور مسلم لیگ دونوں کی حیثیت ایک ہی ہے بلکہ کانگریس قدرے بھلی نظر آتی ہے ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ ان کے اعلیٰ حضرت تو آزادی ہند کے سرے سے قائل ہی نہیں تھے وہ تو سدا انگریز کی غلامی کو ہی پسند فرماتے تھے اور پاکستان اس وقت بنتا جب انگریز ہندوستان چھوڑتا ۔ حالانکہ انگریز کے دور کا ہندوستان ان کے نزدیک بفضلہ تعالےٰ دارالاسلام تھا اور اگر انگریز چلا جاتا تو ہندوستان کی دارالاسلامیت خطرے میں پڑ جاتی ۔ لہذا ایسے سارے اقدامات جو ہند سے انگریز کو نکالنے کا موجب بنتے ان کے نزدیک ناقابلِ معافی تھے پھر بھلا ان حالات میں وہ تحریک پاکستان اور بانیٔ پاکستان کی حمایت کس طرح کر سکتے تھے ۔

اسی کتاب کے آخر میں مسلم لیگ کے متعلق حزب الاحناف لاہور کے جناب ابوالبرکات صاحب کا طویل فتویٰ درج ہے ۔ اس کے کچھ حصے ہدیہ ناظرین کئے جاتے ہیں تاکہ سند رہیں اور بوقت ضرورت کام آئیں ۔ ملاحظہ فرمائیں :

۱ ۔ لیگ میں مرتدین منکرین ضروریاتِ
دین شامل ہیں اس لئے اہلسنت و
جماعت کا ان سے اتفاق و اتحاد
نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ توبہ
کریں ۔ لیگ کے لیڈروں کو رہنما
سمجھنا یا ان پر اعتبار کرنا منافقین و
مرتدین کو رہنما بنانا ان پر اعتبار کرنا
ہے جو شرعاً ناجائز ہے اور کسی طرح

بھی جائز نہیں۔"

۲۔ لیگ کی حمایت کرنا اور اس میں چندے دینا اس کا ممبر بننا اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا منافقین و مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا ہے اور دین اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔"

۳۔ لیگ کے لیڈروں کے اقوال و افعال سے ان کی گمراہی مہر نیمروز سے زیادہ روشن ہے مرتد تھانوی کو لیگیوں کی تقریروں میں شیخ الاسلام اور حکیم الامت کہا جاتا ہے۔ اشرف علی زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ مسٹر محمد علی جناح کو قائداعظم سیاسی پیغمبر ہندو مسلم اتحاد کا پیغام بر بنایا جاتا ہے۔"

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک قائداعظم اور ان کی جماعت مسلم لیگ کیوں گردن زدنی ہے؟ اصل بات یہ ہے کہ قائداعظم کے ساتھ علماء حق کیوں تعاون کرتے ہیں؟ ان کو حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رح اور اور قائداعظم کا ساتھ ایک نظر نہیں بھاتا۔ ان کو مسلم لیگ اور جمعیت علماء اسلام کے اکابرین کا اتحاد کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ جس سٹیج پر علمائے حق کے حق میں نعرے بلند کئے جاتے ہوں اور انگریز دشمن رہنماؤں کا غلغلہ بلند ہو وہ انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتا کیونکہ جو شخصیت بھی انگریز کو بمرودز کرنے کی کوشش کرے گی وہ ان حضرات کے نزدیک گردن زدنی قرار پائیگی۔ مولوا الغنیظکم جناب ابوالبرکات کے مندرجہ بالا فتوی کے سوال ۶ کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص قائداعظم کو رافضی یا نیچری جانتے ہوئے انہیں اپنا قائد بلکہ قائداعظم کہے ان کا کیا حکم ہے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

"اس شخص پر واجب و لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے۔ سچا اور پکا مسلمان بن جائے۔ اگر رافضی کی تعریف حلال اور جناح کو اس کا اہل سمجھ کر کرتا ہے تو وہ مرتد ہو گیا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس کا کلی مقاطعہ کریں یہاں تک کہ وہ توبہ کریں۔"

اہالیان پاکستان! اب آپ نے ملاحظہ فرما لیا کہ جو شخص قائداعظم محمد علی جناح کو قائداعظم کہتا ہے اور اپنا لیڈر مانتا ہے تو وہ ان حضرات کے نزدیک مرتد ٹھہرا۔ اب آپ ہی بتائیے پاکستان میں کتنے مسلمان ہیں جو قائداعظم کو اپنا لیڈر تسلیم نہیں کرتے؟ للہ بتائیے پاکستان میں کتنے مسلمان باقی رہے ہیں؟ تو گویا یوں کہنا پڑے گا کہ ان کے نزدیک نعوذ باللہ پاکستان مرتدین کا ملک ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ

؎ اگر یہی ہیں چلن تمہارے تو پھر تباہی قریب سمجھو
تم اپنی عادات بدل لو ورنہ خدا نہ بدلے گا اپنی عادت

مزید برآں فرمایا ہے کہ قائداعظم کو قائداعظم کہنے والے کا نکاح ٹوٹ جائیگا۔ یہ بات اپنے فرقہ کے مولویوں کے مفاد کی خاطر کہی ہے کہ جب نکاح ٹوٹ جائیں گے تو دوبارہ نکاح پڑھوانے کی ضرورت پیش آئے گی اور نکاح کی فیس حسب حال اور حسب حال مہنگائی وصول کرکے اپنے بنک بیلنس میں اضافہ کریں۔

الغرض جن لوگوں نے بھی تحریک آزادی ہند یا تحریک پاکستان میں حصہ لیا وہ ان حضرات کا نشانۂ ستم بنے۔ مولانا ظفر علی خاں برصغیر میں آزادی کے نقیب اور قائداعظم کے ساتھی رہے۔ ان پر بھی اعلیٰ حضرت کے صاحبزادہ حامد رضا خاں نے طبع آزمائی کی تو آپ کی شاعرانہ رگ پھڑک اٹھی۔ آپ نے ایک طویل نظم ان کی شان میں کہہ دی۔ ابتدائی اشعار اس طرح ہیں:

اوڑھ کر حامد رضا خاں آئے بدعت کا لحاف
ذات ان کی ہے مجدد بات ان کی لام کاف
مانچسٹر کے کفن سازوں سے لایا ہے ادھار
شرک کی انٹی بریلی کا یہ بڈھا تور باف
مشغلہ ان کا ہے تفسیق مسلمانان ہند
ہے وہ کافر جس کو ہو ان سے ذرا بھی اختلاف

الحاصل یہ ہے بریلوی حضرات کا تحریک پاکستان میں حصہ کہ جس نے بھی آزادی کی کوشش کی اس پر مرتد، منافق اور کافر کا فتوی لگا دیا۔ حتی کہ جناب قائداعظم اور مسلم لیگ بھی ان کے فتووں سے محفوظ نہ رہ سکی۔ بریلوی حضرات تحریک پاکستان کے لئے اپنی قربانیوں کو اس آئینہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

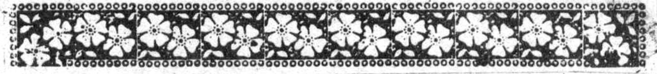
آخر میں انصاف پسند علماء بریلی سے اپیل ہے کہ وہ خدا کے لئے پاکستان کے استحکام کے لئے کام کریں۔ باہمی انتشار اور تفریق بین المسلمین کا سلسلہ ترک کردیں اور تمام مسلمانوں کو مسلمان ہی سمجھیں اور اپنے ماضی کو بھول کر مستقبل کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اور اگر آپ اپنی پہلی روش پر ہی قائم رہے تو آپ کے سواد اعظم کا طلسم ٹوٹ جائے گا کیونکہ جب آپ کے مقتدیوں کو معلوم ہوگا کہ آپ کے نزدیک قائداعظم کو قائداعظم کہنے والے کافر ہیں تو وہ آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے لیکن قائداعظم کو نہ چھوڑیں گے پھر آپ اکیلے رہ جائیں گے اور آپ کا سواد اعظم والا خواب خاک میں مل جائے گا۔

؎ فسوف تریٰ اذا انکشف الغبار
افرس تحت رجلک ام حمار

(ترجمہ) جب غبار چھٹے گا تو تجھ کو معلوم ہوگا
کہ تو گدھے پر بیٹھا تھا یا گھوڑے پر

اور جب دوسرے مسلمان علماء کے ساتھ آپ کا رویہ درست نہ ہوگا اور انہیں سب و شتم کا نشانہ بناتے رہیں گے تو پھر مجبور ہو کر وہ بھی آپ کے ماضی کا پوسٹ مارٹم شروع کردیں گے اور یہ حالات پاکستان اور مسلمانوں کے لئے کسی طور سود مند نہیں ہو سکتے۔

عبدالرحمٰن یعقوب باوا



دھاندلیاں ۔ غبن ۔ شاہانہ ٹھاٹ باٹ منہ بولتا ثبوت

پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ

قادیانی ریشہ دوانیوں کی آماجگاہ

مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ایک اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان بھر سے سرکاری دفاتر میں مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں اور دھاندلی کی خبریں ہمیں موصول ہو رہی ہیں اور جماعت اس سلسلے میں مناسب کاروائی کر رہی ہے۔

اس وقت مرزائیوں کی سازشوں کا ایک بڑا مرکز "پی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ آر" ہے جہاں ان کی سرگرمیوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

پی ۔ سی ۔ ایس ۔ آئی ۔ آر (پاکستان کونسل آف سائنٹیفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ) پاکستان میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا واحد ادارہ ہے جس پر پاکستان کے قومی خزانہ سے اب تک ۴۵ کروڑ روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔ گو اس ادارہ کی کارکردگی ہمیشہ صفر رہی ہے۔ و تم کو اس ادارہ سے کوئی معتدبہ فائدہ نہیں ہوا۔

بدقسمتی یہ ہے کہ کچھ سالوں سے اس ادارہ پر قادیانیوں کا تسلط ہو گیا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ادارہ صرف قادیانیوں کے لئے بنایا گیا ہے اور قادیانی اس کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں اور قومی دولت گویا ان کی لونڈی ہے۔

اس ادارہ میں جو دھاندلیاں، جو غبن، جو بے انصافیاں اور جو بے جا اسراف ہو رہا ہے اس کی تھوڑی بہت بھنک اخبارات و رسائل میں آ جاتی ہے مگر معاملہ اس سے زیادہ سنگین ہے۔

ہماری معلومات کے مطابق اس ادارے کا چیئرمین ڈاکٹر عبدالغنی قادیانی ہیں جیسا کہ لاہور کے ایک اخبار نے چند سال قبل اس کا انکشاف کیا تھا۔ ان کی بدعنوانیوں پر ایک مقامی ہفت روزہ نے تفصیل سے رپورٹ شائع کی تھی۔ چیئرمین نے محکمہ کا کرتا دھرتا عبدالمجید خان نامی ایک قادیانی کو بنا رکھا ہے جو چیئرمین کا پالتو اور قادیانی جماعت کراچی کا جنرل سیکرٹری ہے اور یہ بڑا ہی متعصب قادیانی ہے۔ ان کے علاوہ محکمہ میں کلیدی عہدوں پر چن چن کر مرزائیوں کو بھرتی کیا گیا ہے اور کیا جا رہا ہے قادیانیوں کی اس ٹیم نے خصوصاً عبدالمجید خان (جو کہ دفتر میں افسر بکار خاص ہے) دفتر کے مسلمان افسران اور "عملے" کا ناک میں دم کر رکھا ہے جس کو چاہا معطل کر دیا اور جس کو چاہا تبادلہ کر دیا جس سے چاہا جبراً استعفےٰ لے لیا۔ ہماری معلومات کے مطابق کچھ عرصے سے مسلمان افسران کا تبادلہ کرنا شروع کر دیا ہے۔ بہت سے قادیانیوں کو محض ان کے قادیانی ہونے کی وجہ سے خصوصی مراعات دے دی گئی اور بہت سے مسلمانوں کو محض ان کے مسلمان ہونے کے جرم میں اس سے محروم کیا گیا۔ انتظامی امور کے تمام کام عبدالمجید خان کے سپرد ہے جبکہ قانونی طور پر اس کی کوئی حیثیت نہیں لیکن چیئرمین صاحب نے اسکو مسلمانوں کی گردن پر مسلط کر رکھا ہے۔ یہ شخص سارے محکمے میں شر و فساد کا منبع ہے۔

دفتر میں قادیانیوں کی تبلیغ کھلے بندوں کی جاتی ہے۔ قادیانیوں کی بے راہ روی اور جرأت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ عبدالمجید خان اپنی جماعت کے سرکلر وغیرہ دفتر میں ایک مسلمان ٹائپسٹ سے ٹائپ کرواتا ہے جو اس کے مذہبی جذبات کے خلاف ہے۔ ان امور کے علاوہ بے شمار دھاندلیاں بدعنوانیاں موجود ہیں جنکا کوئی پرسان حال نہیں۔

ہم چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر اور سائنس و ٹیکنالوجی کے وزیر اور اعلیٰ حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس محکمہ کی پوری طرح تحقیق کی جائے تحقیقات پر حیرت انگیز چیزوں کا انکشاف ہو گا۔ اس ادارہ کو قادیانیوں کی سازشوں سے پاک کیا جائے۔ اور ادارہ کو فعال بنانے کے لئے اس کے ڈھانچے میں بنیادی تبدیلی کی جائے ورنہ بصورت موجودہ اس ادارہ کا کوئی مصرف نہیں بلکہ قومی دولت کا زیاں ہے۔

عبدالمجید خان قادیانی کو اس دفتر سے فوراً ہٹایا جائے اور قادیانیوں کی تقرری بند کی جائے تاکہ مسلمان ان کے شر سے محفوظ رہ سکیں۔



مقالہ خصوصی

مولانا محمد یوسف علی ہاشمی
ڈرگ کالونی، کراچی

دوسری قسط

معیشت اور کسب معاش کا اسلامی تصور

مادہ پرست، مساوی تقسیم دولت کے ڈھنڈورچی جو غریب عوام کو فریب دے کر دولت مندوں کو موت کے گھاٹ اتارنے اور ان کی جائیداد کو لوٹ دینے یا آگ لگا دینے کی تلقین کرتے ہیں اور بھولے بھالے سادہ لوح انسانوں کو مساوات انسانی کا پُرفریب نعرہ دے کر سرخ انقلاب نامی خونی سمندر کے دھارے میں جھونک دیتے ہیں اور بزعم خود مساوی تقسیم دولت کے ٹھیکیدار بن کر غیر فطری نام نہاد سوشلسٹ معاشرے، کو جنم دیتے ہوئے ایک مستقل عذاب کی شکل میں جابرانہ طرز حکومت ان پر مسلط کر دیتے ہیں۔ ایسے نقاب پوش دانشوروں کو تعصب کی عینک اتار کر اس واشگاف حقیقت کو دیکھ لینا چاہیئے جو اس کائنات کے چپہ چپہ میں جلوہ گر ہے۔ اسی دنیا میں جس میں وہ رہتے بستے ہیں اور لوگوں کے ذہن و دماغ کو مفلوج کرکے اظہار خیال کی آزادی تک کو سلب کرلیتے ہیں اور غریب و امیر کے فرق کو مٹانے کا خوبصورت نعرہ لگاکر ہر فرد کا مساوی معیار زندگی قائم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں، مشاہدہ کرنا چاہیئے کہ یہاں کوئی خوبرو ہے تو کوئی بدصورت، کوئی خوش الحان ہے تو کوئی بدآواز کوئی طاقتور ہے تو کوئی کمزور۔ کوئی ذہین ہے تو کوئی غبی۔ کوئی بہرہ ہے تو کوئی گونگا کوئی لنگڑا ہے تو کوئی اندھا۔ کوئی کانا ہے تو کوئی ترچھا۔ کسی کے اعضا متناسب اور صحیح و سالم ہیں تو کوئی اپاہج۔ کوئی کالا ہے تو کوئی گورا۔ کوئی پست قامت ہے تو کوئی درازقد۔ کوئی صحیح الدماغ ہے تو کوئی مخبوط الحواس۔ کوئی جاہل ہے تو کوئی عالم۔ کوئی شاعر ہے تو کوئی فلسفی۔ کوئی گنوار ہے تو کوئی مہذب۔ رنگ مختلف، زبان مختلف، بود و باش مختلف، طبائع مختلف۔ کیا اس تخلیقی اختلاف میں کسی فرد بشر کا دخل ہے؟ یا صرف خالقِ کائنات کا منشاء اور اس کی تنہا مرضی کارفرما ہے؟ کیا انسان اس تفاوت کو دور کرکے سب کو یکساں کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ کسی کے بس کا روگ نہیں۔ جب عقل سلیم اس بات کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوجاتی ہے کہ اس کائنات میں مخلوق کی رنگارنگی اور اختلاف کا انحصار منشاء ایزدی پر موقوف ہے تو پھر مختلف النوع انسانوں کے درمیان رزق۔ دولت۔ شہرت۔ عزت۔ طاقت اور حکومت کی تقسیم کا مختار کل بھی خالقِ کائنات ہی کو کیوں نہ تسلیم کرلیا جائے؟

اے مادہ پرست انسانو! اے خدائے واحد کی حکمت اور اس کے قانون کا انکار کرنے والو! اللہ پاک کے ارشاد کو غور سے سنو اور خدا کے لئے سرکشی سے باز آجاؤ اور مان جاؤ کہ قانون الٰہی مکمل، مدلل، ناقابل تغیر اور اٹل ہے یہاں وہی کچھ ہوتا ہے جو احکم الحاکمین چاہتا ہے۔ اسی میں انسان کی فلاح و بہبود کی ضمانت ہے۔ تم کہاں فیصلہ کرنے چلے ہو کہ ہر ایک کو مساوی دولت ملے، مساوی رزق ملے۔ مساوی عزت و شہرت ملے۔ یہ تمام امور حاکم مطلق کے منشاء پر موقوف ہیں۔ ان تمام امور کا پہلے ہی سے فیصلہ ہوچکا ہے۔ سنو خالق و مالک کائنات کا فیصلہ سنو ارشاد ہوتا ہے۔

اھم یقسمون رحمت ربک ط نحن قسمنا بینھم معیشتھم فی الحیٰوۃ الدنیا ورفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت لیتخذ بعضھم بعضا سخریا ط ورحمت ربک خیر مما یجمعون (۳۲)[1] کیا تیرے رب کی رحمت ۔۔۔۔ یہ لوگ تقسیم کرنے چلے ہیں؟ جبکہ دنیا کی زندگی میں ان کی گزر بسر کے لئے معاشی ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کردیئے ہیں اور ان میں سے کچھ لوگوں کو کچھ دوسرے لوگوں پر ہم نے درجہ بدرجہ فوقیت دی ہے تاکہ یہ لوگ ایک دوسرے سے خدمت لیں (اور نظم کائنات برقرار رکھیں) اور تیرے رب کی رحمت (نبوت) اس دنیوی دولت سے کہیں زیادہ قیمتی ہے جو یہ لوگ سمیٹ رہے ہیں۔

ہم ایسے مادہ پرست اور اپنی عقل نارسا پر بھروسہ کرکے شتر بے مہار کی طرح اندھیروں میں بھٹکنے والوں کو جذبہ بہی خواہی کے تحت مخلصانہ دعوت فکر دیتے ہیں کہ آئیں اور اسلامی نظام معیشت کو دیکھیں کہ کس خوش اسلوبی سے عین فطرت کے مطابق اسلام دولت کی تقسیم کا انتظام کرتا ہے۔ اللہ پاک نے اس کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا ہے۔

"وابتغ فیما اٰتٰک اللہ الدار الاٰخرۃ ولاتنس نصیبک من الدنیا واحسن کما احسن اللہ الیک ولاتبغ الفساد فی الارض ط ان اللہ لایحب المفسدین"[1b]

---

[1] سورہ الزخرف پارہ ۲۵

[1b] القصص پارہ ۲۰

"جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کر اور دنیا میں بھی اپنا حصہ لینا نہ بھول جا۔ احسان کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ احسان کیا اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش نہ کر۔ اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اسلام میں جور و ظلم، قتل و غارتگری اور لوٹ کھسوٹ کا شائبہ تک نہیں۔ اس کے برخلاف اسلام ترغیب و تحریص کے انداز میں شعورِ انسانی کو بیدار کر کے احساس ذمہ داری اور جذبۂ ہمدردی و غمگساری کو اجاگر کر کے ہر مسلمان کو مائل بہ کرم کر دیتا ہے اور اس درجہ اس میں اخلاقی کمال پیدا کر دیتا ہے کہ وہ خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو راحت پہنچاتا ہے۔ خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھلاتا ہے۔ اپنی جان دے کر دوسرے کی جان بچاتا ہے۔ اپنی ساری دولت غریبوں اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھ کسی دنیوی لالچ میں نہیں کرتا بلکہ اس طے شدہ معاہدہ کے ایفا کے لئے کرتا ہے جو اللہ نے اس سے کر رکھا ہے وہ عہد و پیمان جو اللہ نے اپنے اطاعت گزار بندوں سے کیا ہے وہ یہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

[1] ان اللہ اشتریٰ من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ ط (۱۱۱)

"فی الحقیقت اللہ نے مومنوں سے ان کی جان اور ان کی مال و جائداد جنت کے بدلے خرید لئے ہیں۔"

جب بندۂ مومن کا اللہ سے اس طرح بیع و شریٰ کا معاملہ طے ہو جائے تو اب اس مومن بندہ کو کیا حق پہنچتا ہے کہ بیچا ہوا مال مالک کے حکم پر خرچ نہ کرے۔ وہ تو اس فکر میں لگا رہتا ہے کہ اپنی ساری دولت ہی کیا بلکہ اپنی ہر وہ محبوب اور مرغوب چیز بھی اس کی راہ میں قربان کر دے اور ایسے جس سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہو۔ وہ [2] لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

۱ التوبہ پارہ ۱۱

۲ آل عمران پارہ ۴

پر عمل کرنے کو اپنی عین سعادت سمجھتا ہے۔ صحابۂ کرامؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس قدر مال ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیں؟ حکم ہوا جائز ضرورت کی تکمیل کے بعد جو کچھ بھی بچ رہے وہ سب اللہ کا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اس کا تذکرہ یوں آیا ہے:

[1] ویسئلونک ماذا ینفقون ۵ قل العفو ط (۲۱۹) "اے رسولؐ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ ہم خدا کی راہ میں کیا خرچ کریں؟ آپؐ فرما دیجئے کہ جو کچھ تمہاری ضرورت کے بعد بچ رہے۔"

خرچ بھی کس طرح کیا جائے اور کس پر کیا جائے۔ اس کی بھی وضاحت اس طرح فرمائی گئی۔

[2] ان تبدوا الصدقات فنعما ھی ۶ وان تخفوھا وتوتوھا الفقراء فھو خیر لکم ط اگر اپنے صدقات علانیہ دو تو یہ بھی اچھا ہے (تاکہ دوسروں کو ترغیب ہو) لیکن اگر چھپا کر حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔"

غریبوں اور حاجت مندوں کو مال دے کر احسان جتانے کی بھی ممانعت کر دی گئی کہیں ایسا نہ ہو کہ مال بھی جائے اور اجر بھی ضائع ہو جائے۔ ارشاد ہوا:

[3] یایھا الذین آمنوا لا تبطلوا صدقتکم بالمن والاذیٰ (آیت ۲۶۴)

"اے ایمان والو اپنے صدقات کو احسان جتا کر اور دکھ پہنچا کر ملیامیٹ نہ کر دو۔"

اگر ہماری اس مملکت خداداد پاکستان میں عشر اور

۱ البقرہ پارہ ۲

۲ آیت ۲۷۱ البقرہ پارہ ۳

۳ البقرہ پارہ ۳

زکوٰۃ کا باقاعدہ نظام قائم کر دیا جائے تو اہل ملک کی تمام ضروریات نہ صرف پوری ہوں گی بلکہ انشاء اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں ہمارا ملک دوسرے پسماندہ ممالک کی اعانت کرنے کے قابل بھی ہو جائے گا۔ نہ بیرونی قرضوں کی ضرورت لاحق ہوگی اور نہ سودی دلدل میں ملک و قوم کو دھنسنے کی نوبت آئے گی۔ نہ یہاں سرخ انقلابیوں کو گل کھلانے کا موقع ملے گا اور نہ کفر و الحاد کی آندھیاں چلیں گی بلکہ یہ سارے فتنے خود بخود دفن ہو جائیں گے

اسلام میں تنگی معاش کے خوف سے قتلِ اولاد، اسقاطِ حمل یا ضبط تولید کی بھی قطعاً گنجائش نہیں۔ اس لئے کہ تنگی معاش یا رزق کے کم ہونے کا تصور پروردگار عالم کی رزاقیت اور تقدیر الٰہی کی نفی کے مترادف ہے۔ رب العلمین نے تمام جاندار مخلوقات کو رزق پہنچانے کا ذمہ خود لے لیا ہے۔ اس کو خوب معلوم ہے کہ کتنی مخلوق ہر روز پیدا ہو رہی ہے اور کتنی راہی عدم ہو رہی ہے اور کس قدر غذا کی ان کو ضرورت ہے۔ زمین کے پوشیدہ خزانوں کا بھی وہی مالک ہے اس میں جتنا چاہے وہ اضافہ کرتا ہے جتنا چاہے کم کر دیتا ہے۔ غلہ۔ اجناس۔ پھل۔ میوہ جات۔ ترکاریاں اور حیوانات کا چارہ سب کچھ وہی پیدا کرتا ہے۔ وہ علیم و خبیر ہے۔ ہر چیز کا اسے پورا پورا اندازہ ہے۔ اس مضمون کو قرآن مجید میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

[1] والارض مددنٰھا والقینا فیھا رواسی وانبتنا فیھا من کل شیء موزون (۱۹) وجعلنا لکم فیھا معایش ومن لستم لہ برزقین (۲۰) وان من شیء الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم (۲۱) وارسلنا الریح لواقح فانزلنا من السماء ماء فاسقینٰکموہ ج وما انتم لہ بخزنین (۲۲) وانا لنحن نحی ونمیت ونحن الوارثون (۲۳) ولقد

۱ سورہ الحجر پارہ ۱۴

علمنا المستقدمین منکم ولقد
علمنا المستاخرین (۲۴) وان ربک
ھو یحشرھم ط انہ حکیم علیم (۲۵)

ہم نے زمین کو پھیلایا۔ اس میں پہاڑ جمائے اس میں ہر نوع کی نباتات ٹھیک ٹھیک نپی تلی مقدار کے ساتھ اگائی اور اس میں تمام معیشت کے اسباب فراہم کر دیئے۔ تمہارے لئے بھی اور ان بہت سی مخلوقات کے لئے بھی جن کے رازق تم نہیں ہو۔ کوئی چیز ایسی نہیں جس کے خزانے ہمارے پاس نہ ہوں اور جس چیز کو بھی ہم نازل کرتے ہیں (ضرورت کے مطابق) ایک مقررہ مقدار میں نازل کرتے ہیں۔ بارآور ہواؤں کو ہم ہی بھیجتے ہیں۔ پھر آسمان سے پانی برساتے ہیں اور اس پانی سے تمہیں سیراب کرتے ہیں۔ اس دولت کے خزانے دار تم نہیں ہو۔ زندگی اور موت ہم دیتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہونے والے ہیں۔ جو لوگ تم سے پہلے ہو گزرے ہیں انکی بھی دیکھ بھال (پرورش) ہم نے کی ہے اور بعد کے آنے والے بھی سب ہماری نگاہ میں ہیں (ان کی تمام ضروریات بھی ہم ہی پوری کرنیوالے ہیں) یقیناً تمہارا رب ان سب کو اکٹھا کریگا وہ حکیم بھی ہے اور علیم بھی۔"

یہ انسان کی احمقانہ جہالت ہے کہ رزاقیت کا قلمدان خود سنبھالنا چاہتا ہے تب ہی تو افزائش نسل کا سلسلہ روکنے کے لئے خطرناک اور نا عاقبت اندیشانہ منصوبے بنا کر ایک طرف لاکھوں انسانوں کی زندگی کو خطرے میں ڈالتا ہے تو دوسری طرف کروڑوں اور اربوں روپے ان شیطانی منصوبوں پر ضائع کر دیتا ہے درآنحالیکہ اللہ پاک نے ہر جاندار کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی اس کے کھانے پینے رہنے سہنے کا سارا بندوبست کر رکھا ہے۔ اسی لئے .... ارشاد فرمایا گیا

ولا تقتلوا[۱] اولادکم من املاق ط
نحن نرزقکم وایاھم ج (آیت ۱۵۱)

اور

ولا تقتلوا[۲] اولادکم خشیۃ املاق ط
نحن نرزقھم وایاکم ط ان
قتلھم کان خطاً کبیراً (۳۱)

"اور اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی دیں گے۔"

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"اپنی اولاد کو افلاس کے اندیشہ سے قتل نہ کرو۔ ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔ درحقیقت ان کا قتل گناہ کبیرہ ہے۔"

دورِ حاضر کے تمام شیطانی مشاغل، نائٹ کلب، کلچرل فحاشی، رقص و سرور کی محفلیں۔ مرد و زن کا اختلاط اور ان کی ملی جلی مجلسیں۔ خواتین کی استقبالی کمیٹیاں، سینما بینی، عریانی اور فحاشی کے مظاہرے جوا اور شراب نوشی کے اڈے، ہر قسم کی بے شرمی اور بے حیائی کے تمام کاروبار کو اسلام نے ناجائز اور حرام قرار دے دیا ہے۔ اسلام تو خواتین کی عزت بڑھانے، ان کا وقار بلند کرنے، ان کی آبرو کا تحفظ کرنے اور ان کی تخلیق فطری کی مناسبت سے ان کی تعلیم و تربیت کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ ان کے ذمے جو فرائض سونپے گئے ہیں وہ نہایت ہی اہم اور کلیدی حیثیت کے حامل ہیں مثلاً امور خانہ داری اور درونِ خانہ سارا نظم و نسق، اولاد کی تعلیم و تربیت اور ان کی کردار سازی۔ امہات المومنین کی سیرت کو مشعلِ راہ بنا کر اللہ کے متعین کردہ حدود میں رہتے ہوئے اسلام کی سربلندی کے لئے جدوجہد کرنا اور خود کو المسلمٰت، المؤمنٰت، القٰنتٰت، المصدقات، الصٰبرٰت، الخٰشعٰت، المتصدقات، الصٰئمٰت، الحٰفظٰت، الذٰکرٰت، المحسنٰت، التٰئبٰت، العٰبدٰت، السٰئحٰت، والمحصنٰت ثابت کرنا ہے۔ قرآن پاک میں واضح طور پر انکا دائرۂ کار مقرر کر دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

ع۱ الانعام پارہ ۸

ع۲ بنی اسرائیل پارہ ۱۵

وقرن[۱] فی بیوتکن ولا تبرجن
تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ واقمن
الصلوٰۃ واٰتین الزکوٰۃ واطعن اللہ و
رسولہ ط

"اپنے گھروں میں باوقار طریقوں سے ٹکی رہو اور سابق دور جاہلیت کی سج دھج دکھاتی نہ پھرو۔ نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرتی رہو اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔"

یہ ہیں مسلم خواتین کے فرائض اور ان کا حدود کار لیکن دورِ حاضر میں ترقی اور آزادی کے نام پر عفت مآب خواتین کی جس قدر مٹی پلید کی گئی ہے۔ انسانی تاریخ میں ایسی بدترین مثال نہیں ملتی۔ اب تو وہ ایک آوارہ اور بگڑے ہوئے سماج کا کھلونہ بنی ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ کسب معاش کے لئے بھی اس کو ناجائز طور پر استعمال کیا جانے لگا ہے۔ کاش دور حاضر کی آزاد منش خواتین میں غیرت و حمیت آجاتی اور ان میں اپنے تقدس کے پامال ہونے کا احساس پیدا ہو جاتا اور اسلامی اصول کے مطابق مہذب و باوقار زندگی گزارنے کی انہیں توفیق ہو جاتی۔ اگر ایسی تبدیلی مستقبل قریب میں آجائے تو اس سے نہ صرف صالح معاشرہ وجود میں آئے گا بلکہ انشاء اللہ العزیز معاشی بدحالی بھی دور ہو جائے گی۔

آخر میں ہم ارتکاز دولت کے سب سے بڑے اس پرفریب سسٹم پر نظر ڈالنا چاہتے ہیں جس کا موجودہ رائج الوقت معاشی نظام میں بڑا اہم کردار ہے اور جس نے ساری دنیا کو بینکنگ کے سودی کاروبار کے تحت اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ یہ وہ کاروبار ہے جس میں منافع کے نام پر سود کا لالچ دے کر عوام سے سرمایہ بٹورا جاتا ہے اور چند گنے چنے سرمایہ دار جو ان بینکوں کے مالک ہوتے ہیں گھر بیٹھے کروڑوں اور اربوں روپے جمع کر لیتے ہیں۔ اور اس جمع شدہ سرمائے سے کاروبار کر کے اس کا دوگنا، سہ گنا بلکہ چہار گنا منافع حاصل کرتے رہتے ہیں اور ان بیچارے بیوقوف عوام کو وہ مقررہ سود کی حقیر رقم جو ان کے کل منافع کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتی دیکر احسان جتلاتے ہیں۔

۱ الاحزاب پارہ ۲۲

یہ محض تحفظ سرمایہ کے نام کا بہت بڑا فراڈ ہے۔ اسی لئے اسلام نے ناجائز منافع خوری، چور بازاری، دھوکہ دہی اور سود جیسی لعنت کی سخت مذمت کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سود کو حرام اور تجارت کو حلال قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

الذین[۱] یاکلون الربوٰا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطٰن من المس ط ذالک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوٰا واحل اللہ البیع وحرم الربوٰا ط فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتھیٰ فلہ ماسلف ط وامرہ الی اللہ ط ومن عاد فاولٰئک اصحاب النار ج ھم فیھا خٰلدون (۲۷۵)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں اٹھیں گے مگر اس شخص کے مانند جس کو شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو (آسیب زدہ) یہ اس لئے ہوگا کہ وہ کہتے رہے ہیں تجارت تو آخر سود ہی جیسی چیز ہے۔ حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ لہٰذا جس شخص کو اس کے رب کی طرف سے یہ تنبیہ پہنچے وہ آئندہ کے لئے سود خوری سے باز آجائے تو جو کچھ وہ پہلے کھا چکا سو کھا چکا اس کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے اور جو اس حکم کے آجانے کے بعد بھی ایسی حرکت کا اعادہ کرے وہ واصل جہنم ہوگا جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیگا۔

قرآن پاک نے سود خور کو آسیب زدہ یا مخبوط الحواس شخص سے اس لئے تشبیہ دی ہے کہ وہ روپیہ جمع کرنے میں دیوانہ وار سرگرم عمل رہتا ہے۔ خودغرضی کے جنون میں وہ انسانی ہمدردی، محبت اور جذبۂ اخوت کو یکسر فراموش کرجاتا ہے۔ دوسروں کی دولت سے اپنی خوشحالی کے سامان فراہم کرلیتا ہے۔ تجارت کا منافع اس لئے حلال ہے کہ جس سرمایہ سے تجارت کی جاتی ہے اس کے ہر حصہ دار کو اس کے رقم کے تناسب سے برابر منافع تقسیم ہوتا ہے اور اگر خدانخواستہ تجارت میں گھاٹا ہو جائے تو اس خسارے میں بھی ہر حصہ دار برابر کا شریک ہو جاتا ہے۔ برخلاف اس کے سودی کاروبار کا گورکھ دھندا یہ ہے کہ جن افراد سے رقومات لی جاتی ہیں ان کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ ان کی رقم سے کس قسم کی تجارت کی جارہی ہے یا کارخانے جات چلائے جارہے ہیں یا کیا کاروبار ہورہا ہے۔ آیا وہ جائز ہے یا ناجائز۔ ان کو صرف وقت کا تعین کرکے ایک حقیر سی رقم جو پانچ سے پندرہ فی صد تک ہوتی ہے سود کی شکل میں دی جاتی ہے اور بس اصل منافع سے ان کو کوئی سروکار نہیں ہوتا۔

۱؎ البقرہ پارہ ۳

تجارت انسان کی ترقی، خوشحالی اور اس کی تہذیب و تمدن کو تعمیر کرنے والی قوت ہوتی ہے۔ اور سود انسان میں بخل، خودغرضی، شقاوت قلبی بے رحمی اور زرپرستی جیسی بدترین صفات کو جنم دیتا ہے۔ باہمی ہمدردی، غمخواری اور اعانت کی روح کو فنا کردیتا ہے۔ اس لئے اللہ نے تجارت کو حلال اور سود کو حرام قرار دیا۔ سود خوار کا خواہ وہ بینک کا مالک ہو یا مہاجن عوام سے یہ کہنا کہ سود بھی تجارت کے منافع کی طرح اس رقم کا منافع ہے جو اس نے جمع کرائی ہے ایک حسین اور پرفریب دھوکہ ہے اور احکام الٰہی کی تضحیک کا شاہکار ہے اس لئے واشگاف الفاظ میں اللہ پاک نے اعلان کردیا۔

یایھا[۲] الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وذروا مابقی من الربوٰا ان کنتم مومنین (۲۷۸) فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ ورسولہ ج وان تبتم فلکم رءوس اموالکم ج لاتظلمون ولا تظلمون (۲۷۹) وان کان ذوعسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ ط وان تصدقوا خیرلکم ان کنتم تعلمون (۲۸۰) واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ قف ثم توفی کل نفس ماکسبت وھم لایظلمون (۲۸۱)

۲؎ البقرہ پارہ ۳

"اے ایمان والو! خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اگر واقعی تم ایمان کے دعویدار ہو لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو خوب کان کھول کر سن لو کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے۔ اب بھی توبہ کرلو (اور سود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حقدار ہو۔ نہ تم کسی کا حق مارو اور نہ تمہارا حق مارا جائے۔ اور اگر تمہارا مقروض تنگ دست ہو تو فراخی تک اسے مہلت دو اور اگر بخش دو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے اگر تم سمجھو۔ اس دن کی رسوائی اور مصیبت سے بچو جب کہ تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے وہاں ہر شخص کو اس کی کمائی کا (خواہ وہ نیکی ہو یا بدی) پورا پورا بدلہ مل جائے گا۔ کسی پر ذرہ برابر ظلم نہ ہوگا۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے پر سود کا کاغذ لکھنے والے پر اور سود کے گواہوں پر لعنت بھیجی ہے اور ان سب کو برابر کا مجرم قرار دیا ہے (صحیح مسلم) فتح مکہ کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام سودی رقمیں باطل کردیں۔ خود آپ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کا سود ساقط کردیا اور عاملوں کو حکم بھیج دیا کہ اگر لوگ اس سے باز نہ آئیں تو ان سے جنگ کرو۔

اگر بینکوں کو نیشنلائز کرکے لوگوں کو یہ دھوکا دیا جاتا ہے کہ اس جمع شدہ سرمایہ پر اب چند مٹھی بھر سرمایہ داروں کا تسلط باقی نہیں رہا۔ یہ سماج کا خون چوسنے والے لوگ جو مالدار سے مالدار تر ہو رہے تھے ان کو عوام کا استحصال کرنے سے روک دیا گیا ہے اور اب حکومت یہ کاروبار چلا رہی ہے تو ظاہر ہے کہ اس عمل سے نوعیت گناہ میں تو کوئی فرق نہیں آیا اور نہ اس برائی کا خاتمہ ہوا۔ بلکہ اس سے یہ ہوا کہ چند سرمایہ دار جو سانپ بن کر اس مشترکہ سرمایہ پر بیٹھے ہوئے تھے اب حکومت اس پورے سرمایہ پر اژدھا بن کر بیٹھ گئی ہے۔ باقی آئندہ



شاکر صبیر یوپی

تلاشِ زندگی

حیات انسانی کے آغاز میں انسان نے درخت میں نمود ارتقا کا پہلا مشاہدہ کیا ہوگا اور درخت ہی انسانی زندگی میں اہم عامل Factor کی حیثیت سے رہا ہے۔ اس کا زمین سے اپنی توانائی لے کر ابھرنا پھر بڑھنا پھیل جانا۔ زندگی کے دوسرے مظاہر کو سامان خوراک مہیا کرنا اپنے پھل کا ایک حصہ زمین کو بیج کے طور پر عطا کر دینا ایسی چیزیں ہیں کہ انسان ان سے زندگی کے کئی سبق سیکھ سکتا ہے۔ بہرحال اس میں نفسی اور حیاتیاتی دونوں توانائیاں بیک وقت موجود ہیں۔ اس کا ارضی حوالے سے اپنی زمین سے گہرا ربط اور تعلق قائم رکھ کر آفاق سے بھی ربط قائم رکھنا اس میں دو ایسی چیزیں ہیں کہ یہ فکر و فلسفہ میں ایک ماخذ کے طور پر استعمال ہو سکتی ہیں۔ بہرحال میں اس طویل تمہید پر معذرت چاہنے کے بعد یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ درخت انسانی زندگی کا بھرپور استعارہ ہے جس میں زندگی کے بہت سے پہلو جاتے ہیں اصل بات یہیں سے شروع ہوتی ہے اور وہ یہ کہ جب کوئی شاخ سوکھ جائے تو اس سے نئی شاخ نہیں پھوٹ سکتی اس میں زندگی نہیں آ سکتی۔ اور نہ ہی اس سے زندگی جنم لے سکتی ہے زندگی ہمیشہ تندرست و توانا شاخ سے ہی جنم پاتی ہے۔ وہ شاخ جو مرجھا کر دم توڑ رہی ہو اس میں ارتقا کہاں سے آ سکتا ہے بالیدگی تو صرف زندہ کا حصہ ہے۔

آج جبکہ ہمارا معاشرہ زوال کی انتہائی صورت پیش کر رہا ہے اس میں نظری اختلافات اور فکری منافقتات اپنی انتہائی صورتوں میں موجود ہیں۔ اہل فکر ہونے کے کئی دعویدار اپنے لنگ افکار اور کوڑھی خیالات لئے ایک دوسرے سے دست و گریباں نظر آ رہے ہیں۔ ہماری تہذیب ہمارا تمدن ہماری ثقافت دم توڑ رہی ہے اور جیسا کہ ہمیشہ ہوتا آیا ہے کہ دم توڑتی تہذیب کے نقوش کے بارے میں اختلافات کا الاؤ دہکا کرتا ہے ایسا ہی اب ہو رہا ہے۔

ملکی ترقی اور تہذیبی ارتقاء کے ہر طرف سے نعرے سنائی دے رہے ہیں۔ ملک میں ہر شخص کسی نہ کسی تبدیلی کا منشور (Menifestoe) لئے پھرتا ہے اور اب یہ بات صرف خواب و خیال کی نہیں رہی کہ یہ معاشرہ بدل جائے گا یا ختم ہو جائے گا۔ اس کی موجودہ صورت میں زندگی کے آثار دکھائی نہیں دیتے۔ یہ تو دم توڑتے لمحے کا نظارہ ہے۔ یہاں ارتقا مٹ چکا ہے اور میرا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ جس لمحے ارتقا ختم ہوتا ہے اس سے اگلا لمحہ اسے فنا کی جانب سرکا دیتا ہے اور پھر فنا کی طرف سفر شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لئے یہ بات اب واضح اور نکھر کر سامنے آ گئی ہے کہ اسے بدلا جائے ورنہ یہ زمانہ کے ہاتھوں مٹا دیا جائیگا۔

اب جبکہ یہ بات ہے کہ یہ معاشرہ یہ سماج اس کے تمام تر نظام تمدن و معاشرت اور خیالات و افکار سمیت بدل دیا جائے اور یہ بھی واضح ہے کہ یہ تبدیلی کوئی اصلاحی تحریک کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی تبدیلی جیسی نہ ہو بلکہ ہمہ گیر اور مکمل تبدیلی ہو یعنی ایسی تبدیلی جس میں نہ صرف جام و مینا ہی بدل جائیں بلکہ مے اور انداز مے کشی بھی بدل جائیں گویا ایسی تبدیلی جو کہ کل نظام کی تغییر ہو۔ اسے آج کی جدید اصطلاح میں انقلاب سے بھی تعبیر کیا جا سکتا ہے۔

مگر انقلاب کا نعرہ تو ہر طرف سے بلند ہو رہا ہے لیکن چھوٹی موٹی تبدیلی کے نظریے کو انقلاب کا نام تو نہیں دیا جا سکتا۔ جب ہم کسی نعرۂ انقلاب کا تجزیہ کرتے ہیں تو اس کے اندر ہلکی پھلکی تبدیلی کے بعد اس نظام کو جوں کا توں رکھنے کی خواہش بیٹھی نظر آتی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اس نظریہ انقلاب میں زندگی کے آثار مفقود ہیں حالانکہ انقلاب تو نمود حیات کی ٹھوس طاقتیں اپنے دامن میں سمیٹے ہوتا ہے کیونکہ اسے قدیم مردہ نظام کی جگہ نئے سرے سے نیا اور زندہ اور پائندہ نظام لانا ہوتا ہے۔ موجودہ انقلابی نظریے تو کسی ہلکی پھلکی اصلاحی تحریک سے زیادہ زندہ و توانا نہیں۔ اس لئے ہمیں ماضی کا سفر کرنا ہوگا۔ ہمیں اپنے کھوئے ہوئے لمحات میں واپسی کا سفر کرنا ہوگا۔ یہ واپسی کا سفر رجعت قہقری نہ ہوگا بلکہ یہ زندگی کی تلاش کا سفر ہوگا۔ ہمیں اپنے ماضی میں زندگی ڈھونڈنا ہوگی ہمیں غلامی کے لمحوں سے نکل کر آزادی کے لمحات کی طرف سفر کرنا ہوگا۔ ہمیں اس وقت تک یہ سفر جاری رکھنا ہوگا جب تک کہ ہمیں زندگی کا سرا ہاتھ نہیں آ جاتا۔

میں اب دوبارہ درخت کا استعارہ استعمال کرتا ہوں کیونکہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آئیے ہم مردہ شاخ کو دوبارہ زندہ کرنے کی لاحاصل مساعی ترک کر دیں اور اس سے نیچے چلے جائیں جہاں ابھی تازگی موجود ہے کیونکہ وہیں سے ہی نئی شاخ پھوٹے گی۔ اس شاخ کو تو کٹ جانا ہے اس کے نیچے اس حصہ سے زندگی نمودار ہوگی جہاں زندگی کی طاقت چھپی بیٹھی ہے جہاں نمو اور بالیدگی کی طاقت پوشیدہ ہے۔ آئیے اور ہم ماضی کا سفر کریں اور دیکھیں کہاں زندگی پائی جاتی ہے۔

باقی آئندہ

العلوم اور مسائل

اس عنوان کے تحت ہم روزمرہ کے مسائل پر مراسلات شائع کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے نام خطوط خوشخط جامع مختصر اور صفحہ کے ایک جانب تحریر ہونے چاہئیں ایسے مراسلے شامل اشاعت نہیں ہوں گے جو کاغذ کے ہر دو طرف ... اور جن پر مراسلہ نگار کا مکمل پتہ نہیں ہوگا۔ مراسلات اس پتہ پر بھیجیں: شعبہ العلوم و مسائل ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور

خود پڑھیں۔

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے میں وفاقی وزیر اطلاعات و نشریات اور اعلیٰ حکام تک یہ بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ باوجود واضح ہدایات کے پاکستان ٹیلیویژن کارپوریشن کا عملہ نئی پالیسی کے مطابق کام کرنے سے غفلت برت رہا ہے۔ اگرچہ پروگراموں کی ترتیب نو کا آغاز ہو چکا ہے لیکن گذشتہ حکومت کے پروردہ اور اسلام سے برگشتہ بعض پروڈیوسر ایسے ہیں جو ابھی تک خودسری کر رہے ہیں اور پرانے اثر و رسوخ کے باعث ایسے لوگوں کو سامنے لا رہے ہیں جو غیر اسلامی ذہن رکھنے کے علاوہ نظریۂ پاکستان کے بھی مخالف ہیں پنجابی پروگرام "پنجند" کے پروڈیوسر علی اکبر عباس اور مشتاق صوفی ہیں۔ علی اکبر عباس رسوائے زمانہ نذیر ناجی کا بھائی ہے اور اسی کے اشاروں پر چل رہا ہے جبکہ مشتاق صوفی وہ ملحد ہے جس کی کتاب "ساڈی وے ٹوے" (فحش اور غیر اسلامی ہونے کے باعث) گذشتہ دور حکومت میں ہی ضبط ہو گئی تھی۔ میری گذارش ہے کہ ان لوگوں کا جلد از جلد محاسبہ کیا جائے۔ جو ابھی بھی اندر ہی اندر کام دکھا رہے ہیں اور ایسے لوگوں کو سامنے لایا جائے جو نظریۂ پاکستان کے حامی ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام پر بھی پختہ یقین رکھتے ہوں۔

صوفی عبدالرؤف کاشف

مغل پورہ۔ لاہور

اسلامی نظام

میں ہفت روزہ ترجمان اسلام کی وساطت سے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق سے اپیل کرتا ہوں کہ پاکستان میں جلد از جلد اسلامی ...

تک پاکستان میں شرعی قوانین کا نفاذ نہیں کیا جاتا جب تک امن و سکون قائم نہیں ہو سکتا۔

شیخ عبدالماجد

سینئر نائب صدر تنظیم المسلمین پاکستان

ریڈیو۔ ٹی۔ وی پر اذان

گذشتہ رمضان شریف میں ریڈیو اور ٹی۔ وی پر اذان نشر کی جاتی رہی۔ افسوس کہ رمضان شریف کے بعد ریڈیو اور ٹی۔ وی پر اذان کا یہ سلسلہ بند کر دیا گیا۔ میں متعلقہ حکام سے پوچھتا ہوں اگر رمضان میں اذان کے لئے وقت مل سکتا ہے تو بعد میں بھی ملنا چاہیئے۔ جبکہ ریڈیو پر گھنٹوں کے حساب سے گانوں کو وقت دیا جاتا ہے تو کیا اذان کو صرف پندرہ منٹ بھی نہیں دیئے جا سکتے؟

میں متعلقہ حکام سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے جذبات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اذان کا یہ سلسلہ دوبارہ شروع کیا جائے۔

حافظ محمود احمد

شورکوٹ کینٹ۔ ضلع جھنگ

اعشاری نظام میں لین دین؛

آپ کے مؤقر جریدے کی وساطت سے۔ حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ گذشتہ سالوں سے ملک میں اوزان کا اعشاری نظام ہے اور حکومت کی طرف سے اس سلسلہ پر سخت ہدایات ہیں کہ اوزان اور پیمائش کے اعشاری نظام پر عمل کیا جائے۔ عمل نہ کرنے کی صورت میں سابقہ باٹ استعمال کرنے پر چالان کیا جاتا ہے مگر اس کے باوجود موجودہ حکومت کی طرف سے جو اجناس خرید کی جا رہی ہے یا جن اجناس کے حکومت بھاؤ مقرر کرتی ہے ان کے نرخ من حساب سے مقرر کئے جاتے ہیں اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تاجر طبقہ اپنے طور پر کافی پریشان ہے جب وہ لین دین میں کچھ حساب ... کرتا ہے اس صورت میں اس کا چالان ہوتا ہے اور یہ اس صورت سے بچنے کے لئے رشوت کا سہارا لیتا ہے تو دوسری طرف مفاد پرست بیوپاری عوام کے ساتھ لین دین میں غلط رویّہ اختیار کرتا ہے جس سے عوام کو نقصان ہوتا ہے اور تاجر طبقہ بھی پریشان ہے۔ لہذا حکومت سے التماس ہے کہ اس صورت کے خاتمہ اور نظام میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ گندم۔ کپاس۔ روئی۔ چاول بنولہ۔ تیل بنولہ۔ کھل بنولہ کے بھاؤ من کی بجائے ۴۰ کلو گرام کے حساب سے مقرر کئے جائیں۔

راؤ ارشاد احمد خاں

سیکریٹری جنرل جمعیۃ علماء اسلام۔ بوریوالہ

ٹیچر تبدیل کیا جائے۔

میں آپ کے جریدے کی وساطت سے گورنر بلوچستان اور وفاقی وزیر تعلیم جناب محمد علی صاحب ہوتی سے اپیل کرتا ہوں کہ گورنمنٹ مڈل سکول بروری روڈ کوئٹہ کے ریاضی کے ٹیچر کو جلد از جلد برطرف کیا جائے یا اس کو کسی اور سکول میں تبدیل کیا جائے کیونکہ وہ بچوں کے ساتھ نہایت سخت ظلم کرتا ہے اور بچوں سے ناجائز پیسے لیتا ہے۔ براہ کرم اس کو جلد از جلد برطرف کیا جائے۔

حافظ محمد ابراہیم خلیل

متعلم مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ)

بروری روڈ۔ کوئٹہ۔ بلوچستان

ہم تمہیں سے — ترتیب قمر ہاشمی

کارکنوں کی محنت اور تعاون کے بغیر قومی اتحاد کے وزراء کامیاب نہیں ہو سکتے۔

مولانا زاہد الراشدی

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی جمعیۃ علماء اسلام کی صوبائی مجلسِ شوریٰ کے اجلاس میں شرکت کے لئے بذریعہ خیبر میل ملتان پہنچ گئے۔ ریلوے اسٹیشن پر مقامی جمعیۃ کے راہنماؤں حکیم مختار احمد صاحب، حکیم سعید صاحب، جناب اکبر صاحب، جناب ظفر مسعود صاحب، جناب صوفی رمضان صاحب، جناب حکیم بشیر صاحب، حبیب صاحب، جناب فقیر محمد صاحب و دیگر حضرات نے ان کا خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں کمہار منڈی میں پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا زاہد الراشدی نے اس بات پر زور دیا کہ حکومت میں قومی اتحاد کی شرکت کو مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لئے ضروری ہے کہ قومی اتحاد کو تنظیمی لحاظ سے مضبوط و مستحکم سیاسی جماعت بنایا جائے اور ہر سطح پر کارکن ٹیم ورک کے جذبہ سے کام کریں۔

انہوں نے کہا کہ کارکنوں کی مسلسل محنت اور عوام کے تعاون کے بغیر قومی اتحاد کے وزراء اپنے مقصد اور مشن میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع اور تحصیل کی سطح پر قومی اتحاد کی تنظیم نو کا کام جلد شروع کیا جا رہا ہے اور ہر سطح پر عوامی مسائل کے حل کے لئے رابطہ اور شکایات کے دفاتر قائم کئے جائیں گے۔

آرگنائزنگ کمیٹی کے قیام کا خیر مقدم

جمعیۃ علماء اسلام فورٹ عباس کے جنرل سیکرٹری مولانا رشید احمد صاحب نے مولانا زاہد الراشدی کی سربراہی میں جمعیۃ کی آرگنائزنگ کمیٹی کے قیام کا خیر مقدم کرتے ہوئے اسے بروقت صحیح اور نہایت ضروری قرار دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے کمیٹی کو تجویز پیش کی ہے کہ اس دفعہ فارم رکنیت اچھے قسم کے کاغذ اور خوبصورت ڈیزائن میں چھاپے جائیں کیونکہ پچھلی دفعہ فارم رکنیت کا کاغذ بالکل ناقص تھا۔

انتخاب ماتلی سندھ

گزشتہ دنوں بعد نماز عشاء دفتر جمعیۃ علماء اسلام ماتلی کا انتخابی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت مولانا کلیم اللہ صاحب نے کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر : مولانا کلیم اللہ صاحب
ناظم اعلیٰ : جناب غلام رسول صاحب
نشریات و اطلاعات : جناب شبیر احمد صاحب
خزانچی : جناب بشیر احمد صاحب

بعد میں امیر جمعیۃ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے جماعتی پروگرام پر روشنی ڈالی اور قائد جمعیۃ مولانا عبد اللہ درخواستی اور مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور حنیف رامے کے اس بیان پر سخت نکتہ چینی کی کہ ملک میں ملائیت نہیں چلنے دی جائے گی اور انہوں نے کہا کہ ایسے بدزبان کو لگام سکوت دی جائے۔ آخر میں مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں فی الفور اسلامی قانون نافذ کیا جائے اور شریعت کمیشن کی تجویز ختم کی جائے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحئی بروہی کو صدمہ

حضرت مولانا محمد حسن صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نائب صدر صوبہ سندھ جمعیۃ علماء اسلام نے حضرت مولانا شیخ الحدیث عبد الحئی بروہی کے بھانجے جناب محمد صدیق صاحب کے انتقال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مولانا عبد الحئی صاحب سے اظہار تعزیت کیا ہے اور اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ خداوند قدوس مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

وضاحت:

شمارہ ۳۸ میں صفحہ ۲۷ پر شائع ہونے والے اشتہار میں اشتہار کے مرتب کردہ مولانا عبد الرحیم نعمانی مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ بوریالہ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع وہاڑی کا نام چھپنے سے رہ گیا ہے۔ قارئین نوٹ کر لیں۔

مبارکباد اور خیر مقدم

جمعیۃ علماء آزاد جموں و کشمیر کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا امیر الزماں خان نے قومی اتحاد کی حکومت میں شمولیت کا خیر مقدم کیا ہے اور ایک بیان میں توقع ظاہر کی ہے کہ بے لوث اور دیانتدار افراد پر مشتمل نئی کابینہ قوم و ملک کے الجھے ہوئے مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

آپ نے کہا پاکستان قومی اتحاد نے

جن حالات میں حکومت میں شمولیت کا فیصلہ کیا ہے ان کے پیش نظر قوم کے تمام طبقوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ قومی اتحاد اور اس کے قائدین کے ہاتھ مضبوط کریں تاکہ نئی کابینہ اپنے فرائض کو پورے اعتماد کے ساتھ پورا کر سکے۔

آپ نے امور کشمیر کے نئے وفاقی وزیر مولانا حاجی فقیر محمد خان کو منصب سنبھالنے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ موصوف نے ماضی میں جس استقامت، جرأت اور ایثار کے ساتھ آمریت اور ظلم کا مقابلہ کیا ہے اس کے پیش نظر ہمیں یقین ہے کہ وہ تحریک آزادی کشمیر کے احیاء اور مسئلہ کشمیر کو کشمیری عوام کی مرضی کے مطابق حل کرانے کے لئے مؤثر کام کر سکیں گے۔ آپ نے وفاقی وزیر امور کشمیر کو کشمیری علماء کی طرف سے اس سلسلہ میں مکمل حمایت کا یقین دلایا۔

مبارکباد

محمد نظام الدین پانیزئی سیکرٹری اطلاعات کوئٹہ عبدالمبین شاہ رہنما ضلع ژوب نے اکابر جمعیۃ علماء اسلام خصوصاً محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور مفکر اسلام مولانا مفتی محمود دامت ظلہٗ اور جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی و صوبائی قائدین و تمام اراکین کو پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلام کی سربلندی کیلئے کوششوں اور قربانیوں پر خراجِ تحسین پیش کیا۔

مولانا عبدالہادیؒ کی وفات پر اظہار تعزیت:

ملتان۔ مجلس تحفظ حقوق اہلسنت پاکستان کے مرکزی رہنماؤں مولانا عبدالشکور دین پوری مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا محمد حسن حیدری حافظ سلطان احمد اور حافظ منظور احمد نے پیر طریقت حضرت مولانا عبدالہادیؒ دین پوری کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ملت اسلامیہ کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا ہے اور دعا کی ہے کہ حضرت کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت کرے۔

اجلاس مردان جمعیۃ کی قراردادیں۔

۱۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا یہ اجلاس جناب عبدالہادی صاحب دین پوری۔ جناب حاجی حبیب شاہ۔ جناب حاجی عبدالحئی اور جناب پیر مبارک شاہ صاحب رلانی کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دیں۔

۲۔ یہ اجلاس پاکستان قومی اتحاد کی حکومت میں شمولیت کو بروقت اور دانشمندانہ اقدام قرار دیتا ہے اور اس یقین تک پہنچا ہے کہ اس قومی حکومت کے قیام سے پاکستان میں اسلامی نظام کیلئے بنیادی اصول طے ہو کر نفاذ کے لئے راہ ہموار ہو جائے گی نیز عام انتخابات کو یقینی بنایا جائے گا اور پاکستان کی سالمیت صرف اسی میں مضمر ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس پاکستان قومی اتحاد کے وزراء کو مبارکباد پیش کرتے ساتھ دُعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حکومت کو اپنی منزل مقصود تک پہنچنے میں کامیاب فرمائے اور مطالبہ کرتے ہیں کہ جلد از جلد اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اقدامات کرے۔

۳۔ یہ اجلاس پاکستان قومی اتحاد سے این۔ ڈی۔ پی اور جمعیۃ علماء پاکستان کے نکلنے پر تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے کہ جمہوریت کے تقاضے کے مطابق ان کو نکلنے نہیں چاہیئے تھا جبکہ اکثریت کی رائے پر حکومت میں شمولیت کا فیصلہ ہو چکا تھا۔ لہٰذا اگر یہ جماعتیں حکومت میں شامل نہ بھی ہوتیں تاہم ان کو قومی اتحاد سے نکلنا نہیں چاہیئے تھا۔ اب یہ اجلاس ان دو جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے موقف پہ نظر ثانی فرما کر دوبارہ اتحاد میں شامل ہو جائیں کیونکہ اجلاس کی نظر میں قومی اتحاد سے نکلنا نظام مصطفیٰ سے فرار اختیار کرنا ہے جبکہ قومی اتحاد کا مرکزی مقصد یہی تھا۔

۴۔ یہ اجلاس غوث بخش بزنجو کی اس شرانگیز اور حقارت آمیز پریس کانفرنس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس میں مسٹر بزنجو نے نظریہ پاکستان اور مسلم قومیت کو بے مقصد اور بے وجوہ قرار دیا ہے۔ اجلاس کی نظر میں اس بیان کی جتنی بھی مذمت کیجائے کم ہے لہٰذا اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس بیان کا نوٹس لے کر تحقیقات کرائی جائے تاکہ وہ بیرونی لادینی عوامل منظر عام پر آجائیں جنکی شہ پر اس نے یہ شرانگیز بیان دیا ہے۔

۵۔ یہ اجلاس مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے کردار کو غیر شرعی قرار دیتا ہے کہ ان کا فیصلہ ملک کے جید علماء اور فقہاء کے غیظ و غضب اور پریشانی کا سبب بنتا ہے۔ لہٰذا مرکزی رویت ہلال کمیٹی سے جس طرح مولانا محمد یوسف قریشی پشاور نے استعفیٰ دیا ہے قابلِ تحسین اقدام ہے۔ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی توڑ دی جائے اور مرکزی رویت ہلال کمیٹی میں جید اور متقی علماء کو شامل کیا جائے اور مرکزی دفتر پشاور یا مردان میں مقرر کیا جائے۔

۶۔ یہ اجلاس سیلاب زدگان سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت ان کی بھرپور امداد کریں۔

۷۔ یہ اجلاس مولانا مفتی محمود کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہے اور ان کی صحت کے لئے دُعا کرتا ہے۔

اجلاس امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان مولانا لطف الرحمٰن کی صدارت میں منعقد ہوا۔

تحصیل خانیوال کا اجلاس:

آج مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۷۸ء کو جمعیۃ علماء اسلام تحصیل خانیوال کا اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام

خانیوال زیر صدارت حضرت مولانا عبدالغفور صاحب منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل کاروائی عمل میں لائی گئی ۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل خانیوال کی ممبرشپ تیز کرنے کے لئے تحصیل خانیوال کو مندرجہ ذیل پانچ حلقوں میں تقسیم کیا گیا :-

۱۔ علاقہ خانیوال
۲۔ " کچا کھوہ
۳۔ " میاں چنوں
۴۔ " جہانیاں
۵۔ " تلمبہ

ان حلقوں کی نگرانی کے لئے مندرجہ ذیل پانچ افراد پر مشتمل ایک نگران کمیٹی بنائی گئی ۔

۱۔ مولانا محمد رمضان صاحب ۔ خانیوال کے لئے
۲۔ مولانا عبدالغفور صاحب ۔ کچا کھوہ " "
۳۔ حاجی اللہ رکھا صاحب ۔ میاں چنوں " "
۴۔ چوہدری فرزند علی صاحب ۔ جہانیاں " "
۵۔ مولانا عبداللطیف " ۔ تلمبہ " "

ان کے علاوہ پوری تحصیل میں دورہ کر کے ممبر شپ کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی تشکیل دی گئی جو مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل ہوگی ۔

۱۔ حکیم محمد اسلم صاحب
۲۔ مولانا شاہ عالم صاحب
۳۔ " منظور الحق صاحب
۴۔ " محمد رمضان صاحب
۵۔ " عبدالغفور صاحب
۶۔ " محمد یوسف صاحب
۷۔ حافظ عبدالحق صاحب عابد

نیز بالاتفاق رائے پاس ہوا کہ مذکورہ پانچوں حلقوں میں عوامی رابطہ کے لئے کمیٹیاں بنائی جائیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ہر ممبر اپنی استطاعت کے مطابق لوگوں کی شکایات اور مسائل حل کروانے میں ممد و معاون ثابت ہو ۔ اگر خود نہیں کر سکتا تو تحصیل یا ضلع سے رابطہ قائم کرے ۔

فراہمی فنڈز کے سلسلے میں فوری طور پر مذکورہ بالا پانچ حلقوں کے ذمہ مبلغ ایک یک سو روپے لگائے گئے ضلعی دفتر کی تعمیر کے سلسلہ میں تقریباً چھ ہزار آٹھ سو روپے تحصیل خانیوال سے ضلع کے پاس جا چکے ہیں ۔ بقایا تین ہزار روپے بہت جلد فراہم کر کے ضلعی جمعیۃ کو ارسال کر دیئے جائیں گے جبکہ تحصیل خانیوال نے مبلغ دس ہزار روپے ضلعی دفتر کی تعمیر کے سلسلہ میں اپنے ذمہ لئے تھے ۔

علاقہ میں زیادہ سے زیادہ دفاتر قائم کرنے کی تجویز بھی باتفاق رائے پاس ہوئی ۔

اگر ضلعی جمعیۃ کو قومی اتحاد ضلع ملتان کے لئے تحصیل خانیوال سے نمائندگی مطلوب ہو تو حضرت مولانا محمد یوسف صاحب رحمانی ناظم جمعیۃ علماء اسلام خانیوال کا نام بالاتفاق تجویز ہوا اور قومی اتحاد تحصیل خانیوال کے لئے خانیوال سے مولانا محمد عالم شاہ صاحب ۔ کچا کھوہ سے مولانا عبدالغفور صاحب ۔ میاں چنوں سے حاجی اللہ رکھا صاحب ۔ تلمبہ سے مولانا عبداللطیف صاحب جہانیاں سے چوہدری فرزند علی صاحب کا نام تجویز ہوا ۔

جمعیۃ علماء اسلام میاں چنوں کا جدید انتخاب :

صدر : حاجی اللہ رکھا صاحب
نائب صدر : قاری اللہ بخش صاحب
" " دوم : منشی ہمت علی صاحب
ناظم اعلیٰ : حکیم حافظ خوشی محمد صاحب
نائب ناظم اول : حافظ عبدالحق صاحب عابد
" " دوم : منصف علی صاحب منشا

ارکان شوریٰ

مولانا محمد یوسف صاحب رحمانی ۔ حافظ عبدالعزیز صاحب محمد عمر صاحب ۔ حاجی محمد رفیق صاحب رشید احمد صاحب بھل ۔ محمد عبداللہ صاحب بشیر احمد صاحب ۔ سعید احمد " عبدالجبار خلجی ۔ مولوی عبدالرشید رشیدی صوفی عبدالستار صاحب ۔ حاجی عبدالعزیز صاحب غلام نبی صاحب کھل والے ۔ حاجی محمد علی صاحب چوہدری غلام محمد صاحب ۔ ملک منیر احمد ۔ حافظ محمد رفیق صاحب ۔ ارشاد احمد ہانسوی چوہدری عبدالغنی صاحب ۔ حکیم محمد صدیق صاحب

کاروائی اجلاس منعقدہ
مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء

جمعیۃ علماء اسلام میاں چنوں کا اجلاس زیر صدارت حاجی اللہ رکھا صاحب مورخہ ۲۲ ستمبر کو منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل کاروائی عمل میں لائی گئی ۔ بالاتفاق رائے پاس ہوا کہ شوال سے لے کر ربیع الاول تک بنیادی ممبر شپ میاں چنوں اور علاقہ میاں چنوں میں زوردار طریقے سے کی جائے اور اس کے لئے مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی جو وقتاً فوقتاً علاقہ کا دورہ کرتی رہے گی ۔

۱۔ حضرت مولانا محمد یوسف رحمانی
۲۔ حاجی اللہ رکھا صاحب
۳۔ مولانا اللہ بخش صاحب فانی
۴۔ چوہدری غلام محمد صاحب
۵۔ " ارشاد احمد صاحب
۶۔ حکیم رشید احمد صاحب بھل
۷۔ محمد الیاس صاحب
۸۔ عبدالجلیل صاحب
۹۔ محمد عبداللہ صاحب
۱۰۔ محمد رمضان صاحب ٹبالوی
۱۱۔ محمد عمر صاحب

ان کے علاوہ ہمہ وقت عوامی رابطہ مہم کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی ۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب
حاجی اللہ رکھا صاحب
چوہدری غلام محمد صاحب
" محمد رمضان صاحب ٹبالوی

سلانوالی :

گذشتہ دنوں جمعیۃ علماء اسلام سلانوالی کا اجتماع زیر صدارت نائب صدر جمعیۃ سلانوالی جناب عبدالعزیز خاں صاحب منعقد ہوا جس میں

ناظم جمعیۃ جناب شیخ محمد یامین صاحب نے سابقہ کاروائی پیش کی اور حالات موجودہ اور جمعیۃ کے کارکنوں کو خصوصی توجہ دلائی اور کہا اب جبکہ مملکت پاکستان ایک مشکل دور سے گذر رہا ہے پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لئے اور پاکستان میں نفاذ نظام مصطفےٰ کے لئے اور قومی اتحاد میں اتحاد کے لئے انتھک محنت کی ضرورت ہے۔

اور یہ بھی کہا اس وقت پاکستان میں نظام شریعت کے لئے سخت محنت کی ضرورت ہے۔ اور کہا کہ موجودہ حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے تاکہ پاکستان کے عوام کو چین نصیب ہو۔ آخر میں ناظم جمعیۃ نے حضرت قبلہ مفتی صاحب اور قبلہ حضرت امیر مرکزیہ کے لئے صحت کی دعا کی اور اکابر جمعیۃ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے طلباء کو ایم۔اے اسلامیات کا درجہ دیا جائے:

رحیم یار خان: مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرکزی حکومت سے پر زور مطالبہ کیا ہے کہ مدارس عربیہ کی مشترکہ تنظیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے فارغ التحصیل علماء کو ایم۔اے اسلامیات کا درجہ دیا جائے۔ وہ یہاں دفتر ختم نبوت میں کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

انہوں نے پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود مدظلہ کے اس مطالبے کی بھرپور حمایت کی اور مولانا مفتی محمود کی تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ میں قائدانہ صلاحیتوں کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔

دعائے صحت کی اپیل:

حضرت مولانا استاذیم مولا بخش صاحب جھاوریاں والے جو کہ جامعہ رفیقیہ کے مہتمم بھی تھے اور امیر جمعیۃ ضلع سرگودھا بھی ہیں ان کے دائیں حصہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور دائیں بازو پر اور دائیں پاؤں پر اثر انداز ہوا ہے۔ حضرت کے جملہ متعلقین سے اپیل کی جاتی ہے خصوصاً حضرت کے شاگردوں سے کہ ہر محفل اور ہر مجلس میں خصوصاً جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

لاڑکانہ

گذشتہ دنوں یہاں انجمن محمدیہ کے زیر اہتمام جناح باغ لاڑکانہ میں زیر صدارت پیر طریقت امام العصر علامہ عبدالکریم قریشی آف بیر شریف ایک عظیم الشان تاریخی اجتماع ہوا۔ اجلاس میں صدر جلسہ کے علاوہ علامۃ الزماں مولانا عبداللہ صاحب چانڈیو خطیب پاکستان مولانا عبدالشکور دین پوری۔ مبلغ اسلام حافظ خادم حسین بلوچ مولانا محکم الدین لنڈ۔ فاضل نوجوان خالد محمود صاحب سومرو۔ جوائنٹ سیکریٹری سٹوڈنٹس یونین چانڈکا میڈیکل کالج لاڑکانہ نے خطاب کیا۔ مقررین نے اپنی تقریروں میں توحید باری سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور شان صحابہ تفصیل سے بیان کیا اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا کہ دینیات کا مضمون اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم تک لازمی قرار دیا جائے تاکہ پاکستان کی نوجوان نسل اپنے مذہب کی اچھی طرح واقفیت حاصل کر سکے۔ صدر جلسہ علامہ بیر دی مدظلہ نے عوام سے ہاتھ اٹھوا کر وعدہ لیا کہ وہ اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ملک میں مکمل اسلامی نظام نافذ نہیں ہو جاتا۔

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک میں بلا تاخیر مکمل طور پر اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

تحصیل لودھراں

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودھراں کے امیر مولانا اللہ بخش صاحب اور جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودھراں کے ناظم اعلیٰ محمد شریف نعمانی نے ایک مشترکہ بیان میں پیر طریقت امام السالکین حضرت مولانا عبدالہادی صاحب دین پوریؒ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور ان کی اچانک وفات کو امت مسلمہ کے لئے عظیم سانحہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت والا کی ذات گرامی اس دور میں روحانیت کا عظیم سرچشمہ تھی آپ کا فیضان دور دراز کے ہزاروں انسانوں تک پہنچا اور انہوں نے لاکھوں کی تعداد میں بھٹکے ہوئے انسانوں کی روحانی تربیت فرمائی اللہ تعالیٰ ہمیں اس جانکاہ حادثہ پر صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی طرح جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کے امیر جناب حکیم حبیب احمد صاحب صدیقی اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام محمد صاحب اور خازن شیخ صدیق احمد، مولوی محمد بشیر اور حاجی عبدالرحیم میاں اللہ دتہ جڑیا ماسٹر محمد عبداللہ نے ایک مشترکہ بیان میں حضرت دین پوریؒ کی وفات کو امت کے لئے نقصان عظیم قرار دیا اور ان کی روحانی، علمی وسیاسی خدمات کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور حضرت دین پوریؒ کے تمام متعلقین اور بالخصوص حضرت کے صاحبزادہ میاں سراج احمد دین پوری اور میاں مسعود احمد سے اظہار تعزیت کیا۔

ضلع سانگھڑ سندھ کی تمام شاخوں کے لئے اطلاع:

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۸ء سے بمقام شہر سانگھڑ کا ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام نو بجے سے گیارہ بجے تک اور چار بجے سے چھ بجے تک کے اوقات میں کھلا رہتا ہے۔ ضلع کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مرکزی وصوبائی ہدایات کے لئے دفتر سے رابطہ قائم کریں یا خط و کتابت کے ذریعہ معلومات حاصل کریں۔

محمد اکبر، جنرل سیکریٹری
ضلع سانگھڑ سندھ

پنجاب بھر کے مختلف کالجوں میں جمعیۃ طلباء اسلام کی شاندار کامیابی



پنجاب بھر کے اضلاعی کنوینرز اور معاونین کا اجلاس ۱۶ اکتوبر کو لاہور میں منعقد ہوگا

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے جیالے کارکنوں نے اپنی سابقہ روایات کے مطابق انتہائی نامساعد حالات کے باوجود پنجاب بھر کے کالجوں کی یونینز الیکشن میں بھرپور حصہ لیا۔ تقریباً تمام کالجوں میں جمعیۃ طلباء اسلام کے پورے پینل نے الیکشن میں حصہ لیا۔ اگرچہ نامساعد حالات کی وجہ سے نتائج توقع کے خلاف ہوئے ہیں پھر بھی جمعیۃ طلباء اسلام نے کئی ایک کالجوں میں شاندار کامیابی حاصل کی ہے —

گورنمنٹ کمرشیل کالج گوجرانوالہ جمعیۃ طلباء اسلام کا پورا پینل کامیاب ہو گیا ہے۔ اس کالج میں نتائج کے مطابق جمعیۃ طلباء اسلام ضلع گوجرانوالہ کے جوائنٹ سیکرٹری جناب محمد شعیب الدین شعیبی کالج یونین کے جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں اور جمعیۃ طلباء اسلام گوجرانوالہ کے ایک اور انتہائی مخلص کارکن جناب محمد سلیم بٹ کالج یونین میں جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہو گئے ہیں۔ اس الیکشن میں اسلامی جمعیۃ نے صرف سات اور پی۔ ایس۔ ایف نے دس ووٹ حاصل کئے۔

اسی طرح ڈیرہ غازی خان اور شجاع آباد کے کالجوں میں بھی جمعیۃ طلباء اسلام نے شاندار کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ تادم تحریر پنجاب کے مختلف اضلاع سے کامیابی کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں جسے آئندہ شمارے میں بالتفصیل شائع کیا جائے گا۔

دریں اثناء قائد طلباء میاں محمد عارف اور جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے قائمقام مرکزی صدر اور ناظم عمومی بالترتیب جناب ندیم اقبال لون اور جناب میاں محمد اجمل قادری اور ناظم اطلاعات جناب ظہیر میر نے ایک پیغام میں کامیاب ہونے والے ساتھیوں کو مبارکباد دی ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ آپ کی کامیابی اسلامی نظام کو قریب تر لانے میں ممد و معاون ثابت ہوگی۔

پنجاب جمعیۃ کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع کے کنوینرز اور ان کے معاونین کا ایک ہنگامی اجلاس ۱۶ اکتوبر بروز سوموار ۹ بجے صبح مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام لاہور میں منعقد ہوگا۔ تمام متعلقہ حضرات کو دعوت نامے ارسال کر دیے گئے ہیں۔ اگر کسی صاحب کو دعوت نامہ وصول نہ ہوا ہو تو وہ اسی اعلان کے مطابق بروقت تشریف لا کر اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں۔

منجانب: محمد ادریس
ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان
صوبہ پنجاب

خانپور (انتخاب)

جمعیۃ طلباء اسلام خانپور (سندھ) کے کارکنان کا ایک اجلاس دین محمد قریشی کی زیر صدارت منعقد ہوا اور درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا جس کے مطابق درج ذیل حضرات عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر	:	رضا محمد سیٹھار
نائب صدر	:	غلام عباس انصاری
ناظم عمومی	:	غلام رسول قریشی
ناظم	:	سید شفقت عباس بخاری
‹ اطلاعات	:	عبدالستار گل
‹ مالیات	:	تاج محمد آرائیں

اظہار تعزیت

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کے ناظم عمومی جناب محمد اسلم شیخ اور میرپور خاص کے ناظم عمومی جناب محمد شاہد راجپوت نے مولانا عبدالہادی دین پوری کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ طالب علم راہنماؤں نے کہا کہ مولانا کی دینی خدمات کو تاریخ کبھی فراموش نہ کر سکے گی۔ انہوں نے دعا کی ہے کہ اللہ تعالےٰ مولانا دین پوری صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

شہر گوجرانوالہ (انتخاب)

جمعیۃ طلباء اسلام شہر گوجرانوالہ کے کارکنان کا ایک انتخابی اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ضلع گوجرانوالہ کی جمعیۃ کے صدر جناب فاروق شیخ، ناظم عمومی جناب ظفر یسین بٹ اور نائب صدر جناب عبدالوحید شہزاد نے شرکت کی۔

انتخاب کے مطابق درج ذیل حضرات عہدیداران منتخب ہوئے :۔

صدر	:	جاوید اقبال
نائب صدر اول	:	منیر احمد
" " دوم	:	محمد جعفر
ناظم عمومی	:	نصیر میر
ناظم	:	سہیل بٹ
" اطلاعات	:	شیخ شعیب
" مالیات	:	یامین زیدی

کوہاٹ (انتخاب)

سرپرست	:	مولوی میر احسان
صدر	:	سیف الرحمٰن پراچہ
نائب صدر	:	سیف الاسلام کاکاخیل
ناظم عمومی	:	عبدالجلیل پراچہ
ناظم	:	عبدالرحیم
ناظم مالیات	:	جمیل پراچہ

یونٹ جمعیۃ طلباء اسلام گورنمنٹ کالج بنوں (انتخاب)

جمعیۃ طلباء اسلام، گورنمنٹ کالج بنوں کے کارکنوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا اور اس میں درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا :۔

صدر	:	محمد اسماعیل قریشی
نائب صدر اول	:	گل قیاز خان
" " دوم	:	محمد امین قریشی
ناظم عمومی	:	ازولی خان
" اول	:	نعمت علی شاہ
" دوم	:	محمد سلیم قریشی
" اطلاعات	:	محمد ارشد خان
" مالیات	:	عصمت اللہ خان



"عزم نو" کے خریداروں سے

عزم نو کا خصوصی شمارہ "اسلامی نظام تعلیم نمبر" زیر طبع ہے۔ اسے ڈاک چوروں سے محفوظ رکھنے کی خاطر ادارہ "عزم نو" نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ شمارہ ہر خریدار کو بذریعہ رجسٹری ڈاک روانہ کیا جائے۔ چونکہ ادارہ کے مالی وسائل اتنے نہیں کہ وہ یہ سارا بوجھ خود برداشت کر سکے اسلئے خریدار حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ڈیڑھ روپے کے ڈاک ٹکٹ ۲۰ اکتوبر تک روانہ فرمائیں تاکہ "اسلامی نظام تعلیم نمبر" انہیں بحفاظت مل سکے۔ بصورت دیگر رسالہ بذریعہ عام ڈاک روانہ کر دیا جائے گا اور گم شدگی کی صورت میں ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

(ادارہ عزم نو)

"عزم نو" کے ایجنٹ حضرات سے

جن ایجنٹ صاحبان کے ذمہ "عزم نو" کے بقایا جات ہیں، ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنا حساب جلد از جلد بیباق کریں۔ جن صاحبان نے ۲۰ اکتوبر تک اپنے ذمہ بقایا رقوم نہ بھجوائیں انہیں "اسلامی نظام تعلیم نمبر" روانہ نہیں کیا جائے گا۔

(ادارہ عزم نو)